عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۹ تا ۱۵ شعبان ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۰ تا ۲۶ دسمبر ۱۹۹۶ء | شمارہ نمبر ۳۰

دارالعلوم دیوبند اور عقیدۂ ختم نبوت

عظمت صحابہ کے خلاف مرزا قادیانی کے ہفوات

قادیان کا ڈرپوک نبی
قادیانی تحریروں کے آئینہ میں

خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

مسئلہ ختم نبوت علم و عقل کی روشنی میں

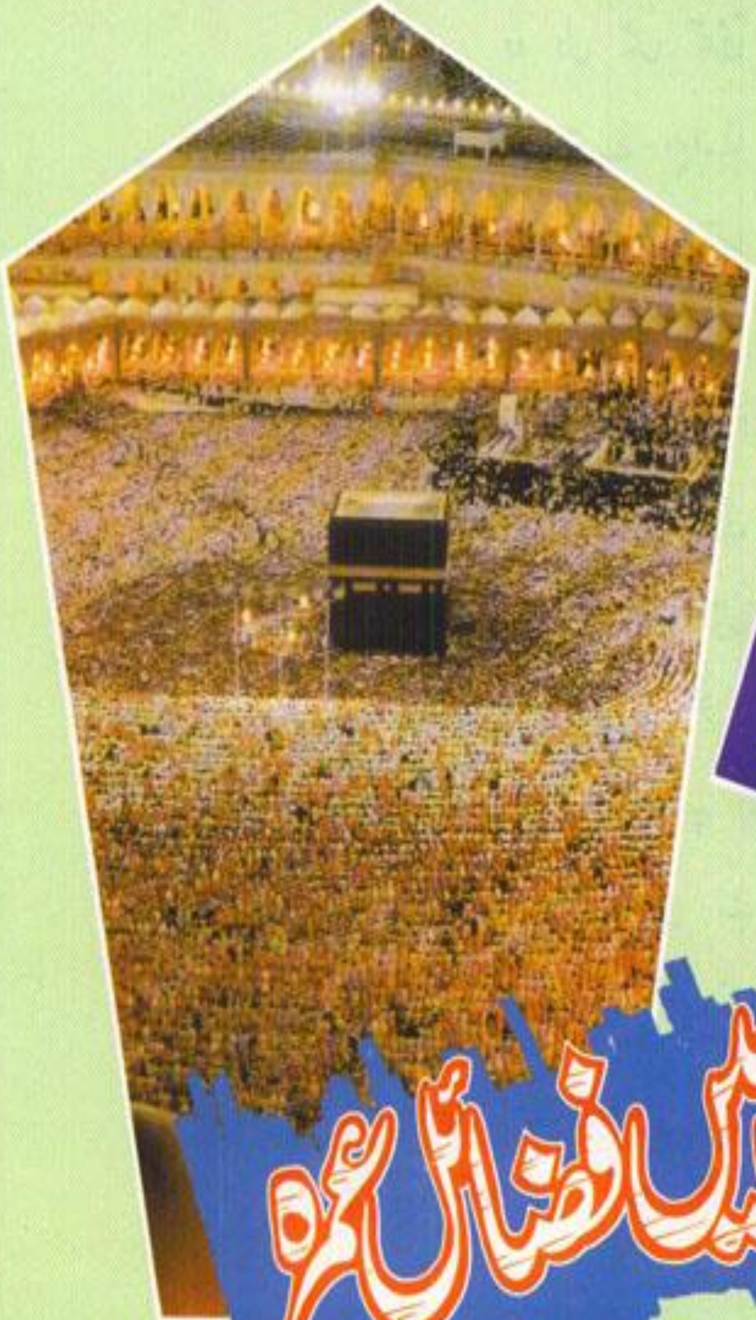

رمضان المبارک میں فضائل عمرہ

قیمت: ۵ روپے

نعت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عبدالحق تمنا

فرشتے نور کی شمعیں جلا کے رکھتے ہیں
فضائے ارض مدینہ سجا کے رکھتے ہیں

شعور دین جو بندے خدا کے رکھتے ہیں
وہ دل میں تیریؐ محبت بسا کے رکھتے ہیں

یہ سوچ کر تریؐ سنت ہے، تیرےؐ دیوانے
خود اپنی راہ میں کانٹے بچھا کے رکھتے ہیں

گناہگار جو ہیں وہ بھی تیریؐ رحمت سے
چراغ امید کے دل میں جلا کے رکھتے ہیں

بچا کے راہزنوں سے ترےؐ سفر کے لئے
درخت رات میں سائے چھپا کے رکھتے ہیں

ہمیں ہے فخر ہماری یہ بن گئی پہچان
نشان جبیں پہ تیریؐ خاک پاکے رکھتے ہیں

وہ جن کا ختم نبوت پہ تیریؐ ایماں ہے
ہتھیلیوں پہ سر اپنے سجا کے رکھتے ہیں

تمنا آپ بھی ہیں مثل بے عمل عالم
چراغ رکھتے ہیں لیکن بجھا کے رکھتے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۳۰

۹ تا ۱۵ شعبان ۱۴۱۷ھ
مطابق ۲۰ تا ۲۶ دسمبر ۱۹۹۶ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
○ مولانا عزیز الرحمن جالندھری
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا نذیر احمد تونسوی
○ مولانا منظور احمد حسینی ○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- ممتاز بھٹو ------- سرخرو ہو جاؤ یا.......... ۴
- دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ ختم نبوت ۶
- قادیان کا ڈرپوک نبی ۹
- عظمت صحابہؓ کے خلاف مرزا قادیانی کے ہفوات ۱۱
- مسئلہ ختم نبوت۔ علم و عقل کی روشنی میں ۱۳
- خواجہ معین الدین چشتیؒ ۱۷
- رحمۃ للعالمینؐ ۱۹
- رمضان المبارک میں فضائل عمرہ ۲۱
- تبصرہ کتب ۲۵

زرِ تعاون
سالانہ: ۲۵۰ روپے — ششماہی: ۱۲۵ روپے — سہ ماہی: ۶۵ روپے

بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۹۔۷۔۴۸ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان فون 514122-583486 فیکس 542277

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 0171-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ بیر رینگ لاؤنس کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ممتاز بھٹو فیصلہ! سرخرو ہو جاؤ یا............

قادیانی وزیر کے سلسلے میں نگراں صوبائی حکومت اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہے اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اپنی تحریک کے سلسلے میں پہلا پرامن مظاہرہ ۹ دسمبر بروز پیر ریگل چوک صدر کراچی میں کیا۔ ہزاروں افراد نے اس مظاہرہ میں شرکت کی اور ہزاروں افراد کی شرکت کے باوجود کسی قسم کی ہنگامہ آرائی اور شرپسندی کا مظاہرہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ تمام مقررین نے پرجوش انداز میں قادیانی وزیر کی تقرری کی بھرپور مذمت کی۔ نگراں حکومت کے اس اقدام کو ملک و ملت اور دین کے خلاف غداری قرار دیا۔ مقررین نے بھرپور انداز میں اس مطالبہ کو دہرایا کہ فوری طور پر قادیانی وزیر کو برطرف کیا جائے ورنہ مسلمان تحریک ختم نبوت ۹۶ء کے ذریعے اس قادیانی وزیر کو برطرف کرا کے چھوڑیں گے۔ مظاہرے کے آخر میں اعلان کیا گیا کہ اگر جمعہ تک قادیانی وزیر کو برطرف نہ کیا گیا تو ہفتہ ۱۴ دسمبر کو کراچی اور سندھ میں مکمل ہڑتال کی جائے گی۔ تمام مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ چونکہ یہ مسئلہ خالص مذہبی اور دینی ہے' سیاسی مفادات یا کسی اور قسم کے مفادات اس سے وابستہ نہیں' اس لئے بغیر کسی دباؤ کے تمام مسلمان رضاکارانہ بنیاد پر اس ہڑتال میں حصہ لیں اور حکومت پر واضح کردیں کہ اس مسئلہ میں عوام کسی دباؤ کے تحت نہیں بلکہ خالص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت' شفاعت کے جذبے سے اس ہڑتال میں حصہ لیں۔ مقررین نے عوام اور تمام جماعتوں کے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ اس ہڑتال کو پرامن رکھنے کے لئے چاروں طرف نگاہ رکھیں کیونکہ شرپسند عناصر ہڑتال کے دن گڑبڑ کرکے دینی تنظیموں کو بدنام کرنے کی کوشش کریں گے اور پوری دنیا میں مسلم تنظیموں کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کیا جائے گا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے قادیانی وزیر کی تقرری کے خلاف پرامن تحریک کا آغاز اس وقت سے کیا ہوا ہے جب سے اس قادیانی وزیر کی تقرری کا اعلان ہوا۔ مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے وزیر اعلیٰ کو خطوط تحریر کئے' صدر پاکستان اور گورنر سندھ کو ٹیلی گرام ارسال کئے۔ مجلس عمل نے ہر ممکنہ کوشش کی کہ تحریک کو پرامن رکھا جائے اسی لئے حکومت کی درخواست پر پہلا مظاہرہ منسوخ کیا۔ لیکن حکومت کی وعدہ خلافی کے بعد مجبوراً" احتجاجی مظاہرہ کیا اور احتجاجی مظاہرے کو پرامن رکھا۔ لیکن حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی' جس کی وجہ سے مجبوراً" اس ہڑتال کا اعلان کرنا پڑا۔ اس کے باوجود اگر حکومت قادیانی وزیر کو برطرف نہیں کرتی تو اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نگراں حکومت مخلص نہیں اور اس کے مقاصد اچھے نہیں۔ وہ دینی قوتوں کو الجھائے رکھنا چاہتی ہے۔ دینی قوتوں کے خلاف اس کے مقاصد مذموم ہیں۔ ہم حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اس کی یہ انا' ضد اور ہٹ دھرمی اس کو مہنگی پڑے گی۔ تاریخ میں اس کا نام اچھے حکمرانوں میں نہیں لکھا جائے گا۔ اکثریت پر ایک اقلیتی فرد جو آئین کو پامال کرنے والا ہو مسلط کرنا اکثریت کی توہین ہے۔ ممتاز بھٹو صاحب! آج اگر ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہے تو ایک دن ایسا بھی آنا ہے جب کسی کی بھی حکمرانی نہیں ہوگی۔ وہاں رب کائنات اعلان فرمائیں گے۔ آج کس کی بادشاہی ہے؟ آج صرف واحد مختار کی جباریت کا دن ہے۔ ممتاز بھٹو صاحب! اس دن حکومت کام نہیں آئے گی' کوئی نیک عمل کام آئے گا۔ تمہارے ایک کزن ذوالفقار علی بھٹو کو اگر کوئی اچھائی سے یاد کرتا ہے تو صرف اس بناء پر کہ قادیانی مسئلہ حل کیا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ آپ قیامت کے دن سرخروئی اور مرنے کے بعد اچھے انداز میں یاد رہ جانا چاہتے ہیں تو قادیانی وزیر کو برطرف کردیں اس نے قیامت کے دن اعلان ہوگا کہ ممتاز بھٹو کا حشر کنور ادریس کے ساتھ کیا جائے۔ اس دن سوائے افسوس اور حیرت کے اور کچھ نہیں ملے گا۔ قادیانی وزیر تو بہرحال انجام کار کو پہنچ جائے گا لیکن ممتاز بھٹو اور کمال اظفر کا نام بدترین لوگوں میں شامل ہوگا اور حکمرانی کے خاتمے کے بعد منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔

نگراں حکومت کی ایک اور حماقت .... قادیانی ججوں کی تقرری

باخبر ذرائع کے مطابق ملک کی عدالتوں میں جو نئے جج مقرر کئے جارہے ہیں ان میں سے دو قادیانی ہیں اور قادیانیوں کو جج بنانا ملک و ملت کے مفادات کے خلاف ہے اس لئے فوری طور پر ان ججوں کی تقرری کے فیصلہ پر نظرثانی کی جائے۔ نگراں حکومت کو وجود میں آئے ایک ماہ ہوگیا ہے۔ صدر پاکستان نے بے نظیر کی غیر شرعی حکومت ختم کی تو ملک کے تمام طبقوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ خوشیاں منائی گئیں لیکن نگراں حکومت کی طرف سے بعض ایسی حماقتیں مسلسل کی جارہی ہیں جس کی وجہ سے صدر پاکستان کا بے نظیر کی غیر شرعی حکمرانی ختم کرنے کا کارنامہ برائی میں تبدیل ہوتا جارہا ہے۔ سب سے پہلے قوم اس وقت اضطراب میں مبتلا ہوئی جب سندھ کابینہ میں ایک متعصب اور کٹر قادیانی کو سینئر وزیر کے عہدے پر رکھا گیا۔ اس سلسلے میں مجلس عمل کا احتجاج جاری ہے۔ پھر اطلاع ملی کہ پی ٹی وی میں ایک قادیانی کو اہم عہدے پر فائز کیا جارہا ہے۔ پھر اطلاع ملی کہ واہ کینٹ فیکٹری میں ایک حساس عہدے پر قادیانی افسر کا تقرر کردیا گیا ہے۔ پھر اطلاع ملی کہ پی آئی اے کے دو اہم ڈائریکٹر قادیانی ہیں جن میں سے ایک کو ایم ڈی بنایا جارہا ہے۔ اور اب اس اطلاع نے مسلمانوں کے ہوش و حواس گنوادیئے ہیں کہ ۲ جج عدالتوں میں قادیانی مقرر کئے جارہے ہیں۔ قادیانی اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ انہوں نے مسیلمہ کذاب کی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کی توہین کی' تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی' دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کو کافر' جہنمی' جنگل کے سور' کنجریوں کی اولاد قرار دیا' تحریک آزادی میں مسلمانوں کو ناکام بنانے کے لئے نبوت کا ڈھونگ رچایا' خود اپنے بقول "انگریز حکومت کا خود کاشتہ پودا" ہیں' ملکہ کی وفاداری میں خطوط تحریر کئے' کشمیر میں مسلمانوں سے الگ فہرست میں اپنا نام لکھوا کر کشمیر کو بھارت کا حصہ بنوایا' پاکستان کو ابتدا ہی سے تسلیم نہیں کیا' ربوہ میں اپنی مردار لاشیں امانتاً" دفن کرتے ہیں' ۵۲ء میں بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی' ذوالفقار علی بھٹو کے زمانہ میں پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی' اس تمام تر صورت حال کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ابتداہی سے قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تعاقب کرتی رہی تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان کی گمراہ کن سازشوں سے بچایا جائے۔ ۱۹۷۴ء میں مسلمانوں کی کوششوں سے جب ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو تمام قادیانیوں نے متفقہ طور پر اس ترمیم کو ماننے سے انکار کردیا اور آئین کے منحرف بن گئے حالانکہ قومی اسمبلی نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے دلائل کی بنیاد پر نہیں بلکہ مرزا ناصر اور لاہوری گروہ کے سربراہ مرزا صدرالدین کے بیانات کی روشنی میں ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا' آئین کی اس ترمیم کو قادیانیوں نے نہ صرف تسلیم نہیں کیا بلکہ کھلم کھلا اس کی مخالفت شروع کردی۔ بازاروں میں اذان دیتے' سینوں پر کلمہ آویزاں کرتے' قرآن کریم کی آیات جن کو مرزا غلام احمد قادیانی نے تحریف کرکے اپنے حق میں استعمال کیا' سرعام دکانوں پر لگاتے' مسلمان احتجاج کرتے تو ان کے خلاف پرچہ کٹواتے' پروپیگنڈہ کرتے کہ مسلمان کلمہ پڑھنے نہیں دیتے' قرآن کریم پڑھنے نہیں دیتے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ضیاء الحق کے دور میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا اجراء ہوا تو مرزا طاہر پاکستان چھوڑ کر بھاگ گیا اور لندن کو اپنا مرکز بناکر اسلام' پاکستان' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کردیا اور پاکستان کی تباہی کی پیش گوئیاں اور عذاب الٰہی کی خبریں دینے لگا۔ ایسی اقلیت کے افراد کے بارے میں یہ تصور رکھنا کہ وہ پاکستان کے وفادار ہیں حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟ صدر ضیاء الحق مرحوم نے بھی ایک دفعہ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ سے کہا تھا کہ قادیانی ملک کے وفادار ہوتے ہیں؟۔ مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وفادار نہیں تو ملک کا کیسے وفادار ہوسکتا ہے؟ آج وزیر اعلیٰ نے جب کہا کہ کنور ادریس ایمان دار ہے تو مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے فرمایا کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دین کا وفادار نہیں تو وہ ایمان دار کیسے ہوسکتا ہے؟ ہمارے صدر محترم جو کہ بہت نیک' صالح' نمازی' پرہیزگار بلکہ بعض دانشور عبدالقادر حسن' مجیب الرحمان شامی کے بقول شیخ الاسلام ہیں لیکن بدقسمتی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انتظامی صلاحیتوں سے محروم ہیں یا وہ انتہائی بزدل ہوچکے ہیں۔ ان کی اس کیفیت سے فائدہ اٹھاکر افسر شاہی کے افراد جو چاہتے ہیں' کررہے ہیں۔ قادیانی وزیر کا تقرر ہوا۔ مولانا فضل الرحمان نے آدھے گھنٹہ قبل اطلاع دی۔ دوسرے دن ملاقات

باقی صفحہ ۲۵ پر

دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ تحفظ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

اسلام حق تعالیٰ شانہ کا نازل کردہ آخری دین' آخری قانون سماوی اور آخری پیغام ہدایت ہے جو اس کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آخری امت' امت محمدیہ کو عطا کیا گیا' اسلام کو یہ شرف و فضیلت حاصل ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون اور امت مرحومہ کو یہ اعزاز بخشا کہ وہ یہ جارحہ خداوندی کی حیثیت سے دین متین کی پاسبانی کا فریضہ انجام دیں اور جب کوئی فتنہ سر اٹھائے فوراً اس کی گوش مالی و سرکوبی کریں۔ حدیث میں ارشاد ہوا ہے۔

یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین و تاویل الجاهلین

ہر آئندہ نسل میں اس علم دین کے حامل ایسے عادل اور ثقہ لوگ ہوں گے جو اسے غالیوں کی تحریف' باطل پرستوں کے غلط دعوؤں اور جاہلوں کی تاویل سے پاک صاف کریں گے۔

گویا حق تعالیٰ نے صرف دین کی حفاظت کا وعدہ نہیں فرمایا بلکہ اس کے متضمن محافظان دین و ملت کی حفاظت کا بھی قطعی اور یقینی وعدہ کیا جاچکا ہے۔ چنانچہ تاریخ اسلام پر نظر ڈالیں تو ہمیں ہر صدی میں اس جنود ربانیہ (خدائی فوج) کا کوئی نہ کوئی دستہ حفاظت دین کے محاذ پر اعداء اللہ سے مصروف پیکار اور دشمنان دین کی تحریف و تاویل کے راستہ میں آہنی دیوار نظر آتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ان مجاہدین اسلام کی پوری تاریخ وعدہ الٰہی انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون کی عملی تفسیر ہے۔

گیارہویں سے چودھویں صدی تک زمانہ ہندوستان کا ہے' اس موقعہ پر ایک بات اہل نظر کو صاف نظر آئے گی کہ دینی قطبیت کا مرکز دوسرے اسلامی ملکوں سے ہندوستان کو منتقل ہوگیا' چنانچہ دینی و مذہبی خدمت' علوم و فنون کی

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

خدمت' حدیث و تفسیر کی خدمت اور ہدایت خلق اور احیائے سنن و ردبدعات کے لحاظ سے ہندوستان تمام دوسرے اسلامی ملکوں پر سبقت لے گیا۔ کیونکہ ان صدیوں میں ہندوستان میں جو ہستیاں نمودار ہوئیں ان کی نظیر دوسرے ملکوں میں نہیں ملتی۔ مثلاً گیارہویں صدی کے آغاز میں حضرت شیخ احمد سرہندی' المتوفی ۱۰۳۴ھ اور بارہویں صدی کے وسط میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' المتوفی ۱۱۷۶ھ اور تیرھویں صدی کے وسط میں مولانا شاہ اسماعیل شہید دہلوی' اور مولانا سید احمد بریلوی شہید' (شہادت ۱۲۴۶ھ) (مقدمہ تجدید دین کامل از مورخ اسلام مولانا سید سلیمان ندوی ص ۳۰)

حضرت سید شہید' کے بعد (انہی کے متوسلین میں) ایک ایسی شخصیت نمایاں ہوئی جو عشق و معرفت' زہد و تقویٰ' اخلاص و ایمان' فہم و فراست' علم و عمل اور حال و قال میں اپنے اسلاف کی صحیح جانشین تھی اور جسے قدرت نے اس دور میں امت اسلامیہ کی اصلاح و تربیت کا مرکز و محور بنایا تھا۔ یہ قطب العالم شیخ العرب والعجم مولانا شاہ امداد اللہ مہاجر مکی' (المتوفی ۱۳۱۷ھ) کی ذات گرامی تھی' جو اکابر دیوبند کے مرشد و مربی اور ہندوستان میں تحریک دعوت و عزیمت اور تحفظ دین کے موسس و بانی تھے۔" دارالعلوم دیوبند" حضرت حاجی صاحب قدس سرہ کے سوز دروں کا مظہر اور ان کی سحرگاہی دعاؤں کا ثمرہ تھا۔ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی جاچکی تھی' کسی شخص نے مکہ مکرمہ میں حضرت حاجی صاحب' سے عرض کیا کہ حضرت! ہم نے دیوبند میں ایک مدرسہ قائم کیا ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائی جائے تو حضرت حاجی صاحب' نے فرمایا:

"سبحان اللہ! آپ فرماتے ہیں ہم نے مدرسہ قائم کیا ہے۔ یہ خبر نہیں کہ کتنی پیشانیاں اوقات سحر میں سربسجود ہوکر گڑگڑائی ہیں کہ خداوندا ہندوستان میں بقائے اسلام اور تحفظ علم کا کوئی ذریعہ پیدا کر۔ یہ مدرسہ انہی سحرگاہی دعاؤں کا اثر ہے۔"

(علمائے حق کے مجاہدانہ کارنامے ارواح' سوانح قاسمی ص ۲۲۳ منقول از ہیں بڑے مسلمان ص ۱۲۴ طبع سوم)

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں شکست و ناکامی

کے بعد اسلام اور مسلمانوں کا مستقبل نظر بظاہر تاریک تھا‘ انگریز کے منحوس قدم ہندوستان سے اسلام اور مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے پر تلے ہوئے تھے اور انگریز بڑے طمطراق سے یہ اعلان کر رہا تھا۔

”جس طرح کل ہمارے بزرگ کل کے کل ایک ساتھ عیسائی ہوگئے تھے اسی طرح یہاں (ہندوستان میں) بھی (تمام لوگ) ایک ساتھ عیسائی ہوجائیں گے۔“ (مسلمانوں کا روشن مستقبل ص ۱۴۲)

”خداوند تعالیٰ نے ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہندوستان کی سلطنت انگلستان کے زیر نگیں ہے تاکہ عیسیٰ مسیح کا جھنڈا ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لہرائے۔ ہر شخص کو اپنی تمام تر قوت تمام ہندوستان کو عیسائی بنانے کے عظیم الشان کام کی تکمیل میں صرف کرنا چاہئے۔“ (حکومت خود اختیاری ص ۱۳۶ اور علمائے حق کے مجاہدانہ کارنامے ا ر ص ۳۶)

”ان بدمعاش مسلمانوں کو بتادیا جائے کہ خدا کے حکم سے صرف انگریز ہی ہندوستان پر حکومت کریں گے۔“ (علمائے ہند کا شاندار ماضی آخری حصہ ۳۴)

”میں اس عقیدے سے چشم پوشی نہیں کرسکتا کہ مسلمانوں کی قوم اصولاً ہماری دشمن ہے‘ اس لئے ہماری حقیقی پالیسی یہ ہے کہ ہم ہندوؤں کی رضاجوئی کرتے ہیں۔“ (ان بیبی انڈیا ص ۳۹۹)

مسلمانوں کی بے کسی و بے بسی اور سفید طاغوت کی ان تعلیموں کے پیش نظر لوگوں نے اگر یہ رائے قائم کی کہ:

”اب اسلام صرف چند سالوں کا مہمان ہے۔“ (ص ۱۰۸ موج کوثر شیخ محمد اکرم)

تو بلاشبہ وہ معذور تھے‘ لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ یہی رائے انہوں نے اس وقت بھی قائم کی تھی جب وصال نبویؐ کے بعد پورا خطہ عرب آتش زاد کی لپیٹ میں آگیا تھا اور پھر گیارہویں صدی میں یہی رائے اس وقت بھی (کم از کم ہندوستان کی حد تک) قائم کی گئی جب ہندوستان کا مطلق العنان طاغوت اکبر جل جلالہ کا نعرہ لگاتے ہوئے دین الٰہی تصنیف کر رہا تھا۔ ان تمام موقعوں پر حق تعالیٰ شانہ کا وعدہ ”حفاظت دین“ کبھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شکل میں ظہور پذیر ہوا اور کبھی اس نے امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کو کھڑا کیا‘ آج یہ وعدہ ”دارالعلوم دیوبند“ کی شکل میں پورا کیا جارہا ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہ ہوتے تو اسلام فتنہ ارتداد کی نذر ہوگیا ہوتا‘ اہل نظر آج یہ کہتے ہیں کہ انگریز کے دور تسلط میں دارالعلوم دیوبند کا لطیفہ غیبی ظہور پذیر نہ ہوتا........جو حضرت حاجی صاحبؒ کے بقول اوقات سحرگاہی میں پیشانیاں رگڑ رگڑ کر گڑگڑانے سے ظہور پذیر ہوا..............

تو شاید انگریز کی مراد بر آتی‘ اور اسلام ہندوستان سے رخصت ہوگیا ہوتا۔

دارالعلوم دیوبند نے مسلمانوں کو کیا دیا؟ اس پر بہت سے حضرات بہت کچھ لکھیں گے۔ مجھے صرف اس قدر کہنا ہے کہ تجدید و احیاء دین کی جو تحریک گیارہویں صدی سے ہندوستان کو منتقل ہوئی تھی اور اپنے اپنے دور میں مجدد الف ثانیؒ محدث دہلویؒ اور شہید بالاکوٹ جس امانت کے حامل تھے‘ دارالعلوم اس وراثت امانت کا حامل تھا‘ ”مدرسہ عربی دیوبند“ کو مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں‘ کوئی اسے علوم اسلامیہ کی یونیورسٹی سمجھتا ہے‘ کوئی جہاد حریت کے مجاہدین کی تربیت گاہ اسے قرار دیتا ہے۔ تو کوئی اسے دعوت و عزیمت اور سلوک و تصوف کا مرکز سمجھتا ہے‘ لیکن میں حضرت حاجی صاحبؒ کے لفظوں میں اسے ”بقائے اسلام اور تحفظ دین کا ذریعہ“ سمجھتا ہوں۔

دوسرے لفظوں میں آپ چاہیں تو کہہ سکتے ہیں‘ مجددین امت کا جو سلسلہ چلا آرہا تھا دارالعلوم دیوبند ـــــ اپنے دور کے لئے ـــــ مجددین امت کی تربیت گاہ تھی‘ یہیں سے مجدد اسلام حکیم الامت تھانویؒ نکلے‘ اسی سے دعوت و تبلیغ کی تجدیدی تحریک ابھری‘ جس کی شاخیں چار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں‘ یہیں سے تحریک حریت کے داعی تیار ہوئے‘ یہیں سے فرق باطلہ کا توڑ کیا گیا‘ یہیں سے محدثین‘ مفسرین‘ فقہائے اور متکلمین کی کھیپ تیار ہوئی۔ مختصر یہ کہ دارالعلوم دیوبند نے نہ صرف یہ کہ نابغہ شخصیتیں تیار کیں‘ بلکہ اسلام کی ہمہ پہلو تجدید و احیاء کے لئے عظیم الشان اداروں کو جنم دیا ...... اس لئے دارالعلوم کو اگر تجدید و احیاء دین کی یونیورسٹی کا نام دیا جائے تو شاید یہ اس کی خدمات کا صحیح عنوان ہوگا۔ ان صفحات میں صرف ایک پہلو یعنی عقیدہ ختم نبوت کے متعلق دارالعلوم کی خدمات کا تذکرہ ہوگا۔ آنے والے نے دعویٰ نبوت کے لئے آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا نظریہ ایجاد کیا‘ جس کا خلاصہ یہ کہ آنحضرت ﷺ ایک بار تو چھٹی صدی عیسوی میں مکہ میں مبعوث ہوئے تھے اور دوسری مرتبہ (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں قادیان کی ملعون بستی میں۔ کی بعثت کا دور تیرھویں صدی ہجری پر ختم ہوگیا اور اب چودھویں صدی سے قیامت تک قادیانی بعثت و نبوت کا دور ہوگا۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی بعثت کو تیرھویں صدی کے بعد کالعدم قرار دے کر خاتم النبیین ﷺ کا منصب خود سنبھال لیا۔ اور آنحضرت ﷺ کے تمام کمالات مخصوصہ کو اپنی جانب منسوب کرنے کے لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بے دریغ تحریف کر ڈالی۔ اسلامی عقائد کا مذاق اڑایا‘ انبیاء کرام علیہم السلام کو فحش گالیاں دیں‘ تمام امت مسلمہ کو گمراہ اور کافر و

مشرک قرار دیا۔ قصر اسلام کو منہدم کرکے "جدید عیسائیت" کی بنیاد رکھی۔ انگریز کی ابدی غلامی کو مسلمانوں کے لئے فرض و واجب قرار دیا' مسئلہ جہاد کو حرام اور منسوخ ٹھہرایا اور مجاہدین اسلام کو منکر خدا قرار دیا۔ جن لوگوں کو قادیانیت کی گمراہی کا علم نہیں' اور وہ اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں' انہیں اس فتنہ کی شدت کا احساس نہیں ہوسکتا' واقعہ یہ ہے کہ دور اول سے لے کر آج تک جتنے فتنے پیدا ہوئے ان سب کی مجموعی فتنہ پردازی بھی فتنہ قادیانیت کے سامنے شرمندہ ہے۔ اگر ملاحدہ و زنادقہ اور مدعیان نبوت و مہدویت کی تحریفات کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں قادیانی تحریفات کو جگہ دی جائے تو یقین ہے کہ قادیانی کی تحریفات کا پلڑہ بھاری رہے گا۔

طاغوت برطانیہ نے اپنے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ ایسے دور میں کرایا جب کہ مسلمانوں کی تلوار ٹوٹ چکی تھی' جب ان کا تاج لٹ چکا تھا' جب ان کے لئے آزادی کا نام جرم تھا۔ جب جہاد اور وہابیت ہم معنی ہوگئے تھے' جب غلامان ہند بلکہ اسلامیان عالم کا فیصلہ سفید آقاؤں کے رحم و کرم پر تھا' اگر مرزا صاحب نے حریم نبوت میں قدم رکھنے کی جرات دور صدیقی نہیں بلکہ عثمانی دور خلافت ترکیہ' میں بھی کی ہوتی تو ان کا انجام اسود کذاب اور مسیلمہ کذاب سے مختلف نہ ہوتا' خود مرزا صاحب کو بھی اس اسلامی غیرت کا جو مدعیان کذاب کے معاملہ میں مسلمانوں میں یکایک ابھر آتی ہے' پورا پورا احساس تھا' چنانچہ اپنی جماعت کو گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت کرنے کا (جو ان کی زندگی اک مشن اور ان کے دعویٰ نبوت کی اصل غرض تھی' اور جس کے لئے انہیں بطور خاص مامور کیا گیا تھا) حکم دیتے ہوئے انہیں گورنمنٹ برطانیہ کی اصل قدروقیمت کا احساس دلاتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کی حکمت و مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا کہ یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے' اور ترقی کرے' کیا تم یہ خیال کرسکتے ہو کہ تم سلطان روم (خلافت ترکیہ) کی عملداری میں رہ کر یا مکہ مدینہ ہی میں اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں (مسلمانوں) کے حملوں سے بچ سکتے ہو؟ نہیں! ہرگز نہیں؟ بلکہ ایک ہفتہ ہی میں تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔

تم سن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ عبداللطیف ....جب میری جماعت میں داخل ہوئے تو محض اس قصور سے کہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہوئے تو امیر حبیب اللہ خان نے نہایت بے رحمی سے ان کو سنگسار کروایا' پس کیا تمہیں توقع ہے کہ تمہیں اسلامی سلطنتوں کے ماتحت کوئی خوشی میسر آئے گی؟ بلکہ تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتوؤں کی رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔"

(تبلیغ رسالت ص ۱۲۳ جلد ۱۰)

(جاری ہے)

بقیہ: رحمۃ للعالمین

اس کی امداد پر قادر تھا اور اس نے اس کی امداد بھی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں امداد کرے گا۔ اگر اس نے اس کی امداد نہ کی جبکہ وہ امداد پر قادر تھا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں ذلیل کرے گا۔" (مشکوۃ حدیث ۴۹۶۰)

○ "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ برتن کو ڈھانپ لیا کرو اور مشک کے منہ کو بند کرلیا کرو' دروازے بند کرلیا کرو چراغ بجھا دیا کرو کہ چوہا کبھی کبھار کوئی کپڑا کھینچ لاتا ہے اور تمام گھر والوں کو جلا کر راکھ کردیتا ہے۔" (ترمذی حدیث ۳۰۱۲)

○ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور میرے امتی کی مثال اس طرح ہے جس طرح ایک شخص نے آگ جلائی ہو اور پروانے وغیرہ اس میں گر گر کر اپنے آپ کو جلاتے ہوں۔ پس تم کو میں تمہارے کمر بند سے پکڑا ہوا ہے (تاکہ تم آگ میں نہ گرو) اور تم پوری قوت سے اس میں گرنے کی کوشش کررہے ہو۔" (ترمذی حدیث ۳۰۲۳)

خلاصہ کلام

رسول اللہ ﷺ کی مبارک سیرت کے ایک حصہ پر یہ مختصر سی بحث تھی جو ہدیہ قارئین کی۔ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے جانوروں کے ساتھ' پرندوں کے ساتھ' درندوں کے ساتھ اور جانی دشمنوں کے ساتھ رحمت و شفقت والا معاملہ فرمایا' آج ہم عشق مصطفیٰ ﷺ کے دعویدار ہیں۔ میلاد مصطفیٰ ﷺ پر شہر کو سجاتے ہیں' جشن مناتے ہیں' جلوس نکالتے ہیں' سیرت کے جلسے منعقد کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ اپنی جگہ پر لیکن ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ کیا ہمارے ان کاموں سے سیرت کے تقاضے پورے ہوجاتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ نے تو کافروں پر رحم فرمایا ہے کہ کیا آج ہم کسی مسلمان بھائی پر رحم کرنے کے روادار ہیں۔ آج کتنے مسلمان مسلمانوں کے ہاتھوں ناحق قتل ہورہے ہیں' کتنوں کا ناجائز مال دبایا جارہا ہے' کتنوں کے ساتھ ناحق زیادتیاں کی جارہی ہیں۔ ہم یہ سمجھتے کہ سیرت کا پہلا اثر اندر دل پر ہونا چاہئے کہ آپ ﷺ کی سیرت ہماری عملی زندگی میں آجائے۔ اور دوسرے نمبر پر سیرت کا اثر پورے معاشرے میں آجائے اس کے بعد گلی کوچوں میں شہر اور بستی میں اس کا اثر ظاہر ہو تو یہ صورت حال حقیقت حال کے ساتھ موافق ہوگی اور دل میں سیرت کا اثر معاشرے اور حکومت میں سیرت کا اثر نہیں ہے تو پھر یہ محض دکھاوے کی چیزیں ہیں' اللہ ہمیں عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

قادیان کا ڈرپوک نبی

قادیانی تحریروں کے آئینے میں

مولانا منظور احمد الحسینی لندن

عربی میں بہادری کو شجاعت کہتے ہیں جس کا مقابل بزدلی ہے جس کا معنی ڈرپوک پن اور کم ہمتی سے کیا گیا ہے اس کو عربی میں "جبن" کہتے ہیں۔ شجاعت وصف محمود ہے اور جبن (بزدلی) وصف مذموم ہے۔

اسلام اپنے پیروکاروں کو شجاعت اور بہادری کی تلقین کرتا ہے کیونکہ شجاعت صفت محمودہ ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی منتخب جماعت حضرات انبیاء علیہم السلام میں یہ بدرجہ اتم موجود تھی اور نبی الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ اس سے سب سے زیادہ متصف تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ترجمہ: وہ اگلے پیغمبر ایسے تھے کہ خدا کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور اللہ سے ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے لئے کافی ہے" (الاحزاب ۳۹)

صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے وہ زیادہ بہادر سمجھا جاتا تھا جو لڑائی میں آپ ﷺ کے پاس کھڑا ہوتا تھا آپ ﷺ غزوات اور مشکل مقامات میں سب سے آگے ہوتے تھے۔

غزوہ حنین میں جب مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کو گھیر لیا تو اس وقت آپ ﷺ ثبات و استقامت کے پہاڑ بن گئے اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا "میں پیغمبر ہوں۔ جھوٹا نہیں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں" یعنی میں اللہ تعالیٰ کا سچا پیغمبر ہوں اس لئے میدان سے نہ بھاگوں گا نہ ہٹوں گا چنانچہ اس وقت دشمن کے تیروں کی بارش سے گو اور لوگ ہٹ گئے مگر آنحضرت ﷺ نے اپنی جگہ سے جنبش نہیں فرمائی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے بڑھ کر بہادر میں نے کسی کو نہیں دیکھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ "اشجع الناس" یعنی لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے ایک مرتبہ اہل مدینہ کے دلوں میں کسی طرف سے حملہ کا خوف پیدا ہوا تو سب سے پہلے جو ادھر (خطرے کی طرف) بڑھے وہ خود سرکار دو عالم ﷺ آپ تن تنہا گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کا چکر لگا آئے اور واپس آکر فرمایا خوف کی کوئی بات نہیں۔

بزدلی اسلام میں ایسا عیب ہے جس سے پناہ مانگنی چاہئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی دعاؤں میں جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے ان میں بزدلی بھی ہے چنانچہ روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ عجز (بیچارگی) کسل (کاہلی سستی) بزدلی سے پناہ مانگتے تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بزدلی کی برائی اس طرح بیان فرمائی ہے ابو زناد نے کہا جب حضرت خالد بن ولیدؓ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ رو پڑے اور فرمایا کہ میں موت سے نہیں ڈرتا میں اس پر رو رہا ہوں کہ میں بڑے بڑے معرکوں میں کفار سے نبرد آزما رہا اور میرے جسم پر مشکل سے بالشت بھر کوئی ایسا حصہ یا جگہ رہی ہو گی جہاں تلوار، تیر یا نیزہ وغیرہ کا زخم نہ آیا ہو۔ مگر میں آج شہادت کے بجائے اپنے بستر پر مر رہا ہوں ـــــ پس خدا کرے کہ بزدلوں کی آنکھوں کو نیند نہ آئے۔

چودھویں صدی کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی جو بزعم خود مدعی شجاعت تھا، اس نے ہمیشہ بزدلی کا مظاہرہ کیا اسی بزدلی کے باعث اس نے جہاد کا انکار کیا۔ اور اس کی پوری زندگی بزدلی کا مرقع نظر آتی ہے۔ جبکہ اللہ کے کسی سچے رسول نے کبھی اصولوں پر سودے بازی نہیں کی۔ کبھی کسی کی غلامی کا طوق نہیں پہنا، بلکہ وقت کے جابر حکمرانوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ نبی تو کیا نبی کے امتیوں کا شعار "افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان الجائر" رہا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہمیشہ سے اہل ایمان نے جانوں کا نذرانہ پیش کرکے گلشن اسلام کی آبیاری کی اور خون جگر سے اس باغ کو سینچا۔ ان کے ہاں اسلام کے مقابلہ میں جان و مال اور عزت و ناموس کی کوئی اہمیت نہیں رہی، ایک جان کیا سو جان سے اس پر فدا ہونے کو اپنے لئے سعادت و سرمایہ افتخار سمجھتے رہے ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں چودھویں صدی کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جو نہایت ڈرپوک بزدل، پست ہمت، لالچی اور غلامی کا طوق اپنے گلے میں

سجائے نظر آتے ہیں۔ ذیل میں ہم اپنی اس فکر و سوچ یا دعوی کو مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں کی روشنی میں واضح کرتے ہوئے قارئین کو دعوت فیصلہ اور مرزا قادیانی کی امت کو دعوت انصاف دیتے ہوئے عرض کریں گے کہ بتلایا جائے کہ مرزاجی اس معیار پر اترتے ہیں جس کا الہام مرزا صاحب کے "ملہم" نے انہیں "اشجع الناس" کے "عالیشان" خطاب سے نوازا تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مرزا صاحب کا اپنے بارے میں الہام

"اشجع الناس" (ترجمہ از مرزا صاحب) "سب انسانوں سے زیادہ بہادر" (تذکرہ ص ۳۶۵-۳۶۶)

اس حوالے سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی خود کو سب انسانوں سے بہادر لکھ رہے ہیں۔

مرزا قادیانی نے یہ بھی درست فرمایا ہے:

(۱) "ایک نبی کو اپنی موت کا کیا غم ہو سکتا ہے یہ بہادر قوم تو موت کے غم کو پیروں کی نیچے کچلتی ہے"۔ (سراج منیر ص ۳۹)

(۲) "سچے الہام کا انسان کبھی بزدل نہیں ہوتا"۔ (ضرورۃ الامام ص ۱۹)

(۳) "میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ افتراء کے ساتھ ہو اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے"۔ (اربعین خزائن ص ۴۰۰)

لیکن جب لوگوں نے سوال کیا آپ کیسے "مسیح موعود" ہیں جو حج پر نہیں جاتے سچا مسیح تو حج کرے گا تو مرزا قادیانی نے جوابا" فرمایا کہ:

"یہ کس قسم کی شرارت ہے کہ مکہ والوں میں ہمارا کفر مشہور کرنا اور پھر بار بار حج کا اعتراض کرنا ...... ذرہ سوچنا چاہئے ان لوگوں کو ہمارے حج کی کیوں فکر پڑ گئی کیا اس میں بجز اس بات کے کچھ اور بھید بھی ہے کہ میری نسبت ان کے دل میں یہ منصوبہ ہے کہ یہ مکہ میں جائیں اور چند اشرار الناس پیچھے سے مکہ میں پہنچ جائیں اور شور قیامت ڈال دیں کہ یہ کافر ہے اسے قتل کرنا چاہئے"۔ (ایام الصلح ص ۱۶۵)

مرزا قادیانی کی بزدلی کی حد ہے کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کا حق ادا نہ کیا۔

زلزلہ کے ڈر سے باغ میں پناہ

"۴ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے وقت ہم مع اپنے تمام اہل و عیال کے باغ میں چلے گئے تھے اور ایک میدان ہماری زمین کا جس میں پانچ ہزار آدمی کی گنجائش ہو سکتی تھی' ہم نے سونے کے لئے پسند کیا اور اس میں دو خیمے لگائے اور اردگرد قناتوں سے پردہ کرایا مگر پھر بھی چوروں کا خطرہ تھا کیونکہ جنگل تھا"۔ (تذکرہ طبع سوم ص ۵۳۷-۵۳۸)

دراصل ان دنوں انڈیا میں طاعون پھیلا ہوا تھا۔ قادیان اس کی لپیٹ میں تھا اور خود مرزا صاحب کے گھر میں بھی طاعون داخل ہو چکا تھا جس کی وجہ سے مرزا صاحب گھر چھوڑ کر باغ میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔

چنانچہ مرزا لکھتے ہیں:

"اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے اور صرف چند گھنٹوں میں مرجاتا ہے .... بڑی غوثاں کو تپ ہو گیا تھا اس کو گھر سے نکال دیا ہے لیکن میری دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے احتیاطا" نکال دیا ہے .... آج ہمارے گھر میں ایک مہمان عورت جو دہلی سے آئی تھی بخار ہو گیا ہے"۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص ۱۱۲-۱۱۳)

بہرحال دونوں صورتوں میں مرزا صاحب کی بے ہمتی اور ڈرپوک پن ظاہر ہے۔

مرزا قادیانی کا عدالت میں توبہ نامہ

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریریں بہت فتنہ انگیز تھیں ان کو دو مرتبہ عدالت گورداس پور کی طرف سے تنبیہ کی گئی پہلی مرتبہ ڈاکٹر مارٹن کلارک کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی پر زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری اگست ۱۸۹۷ء میں خوب زوروشور سے فوجداری مقدمہ چلا اس مقدمہ کا جو فیصلہ ہے وہ کافی عبرت آموز ہے اس کے آخری حصے میں ایم ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداس پور لکھتے ہیں:

"ہم اس موقع پر مرزا غلام احمد کو بذریعہ تحریری نوٹس کے جس کو انہوں نے خود پڑھ لیا اور اس پر دستخط کر دیئے ہیں باضابطہ طور سے متنبہ کرتے ہیں کہ ان مطبوعہ دستاویزات سے جو شہادت میں پیش ہوئی ہیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس (مرزا غلام احمد) نے اشتعال اور غصہ دلانے والے رسالے شائع کئے ہیں جن سے ان لوگوں کی ایذا متصور ہے جن کے مذہبی خیالات اس کے مذہبی خیالات سے مختلف ہیں جو اثر کہ اس کی باتوں سے اس کے بے علم مریدوں پر ہو گا اس کی ذمہ داری ان ہی پر ہو گی اور ہم انہیں متنبہ کرتے ہیں کہ جب تک وہ زیادہ تر میانہ روی کو اختیار نہ کریں گے وہ قانون کی رو سے بچ نہیں سکتے۔ بلکہ اس کی زد کے اندر آجاتے ہیں"۔

(دستخط ایم ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ
گورداسپور ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء
کتاب البریہ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی
ص ۳۰۰-۳۰۲ ج ۱۳ خزائن)

مگر مرزا صاحب اپنی سابقہ روش پر رہے اور باز نہ آئے تو ۱۸۹۹ء میں جے ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے ان کو باز رہنے کی ہدایت کی تب مرزا صاحب نے اپنا توبہ نامہ عدالت میں بایں الفاظ داخل کیا۔

اقرار نامہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب

مقدمہ فوجداری اجلاس مسٹر جے ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ ضلع گورداسپور مرجوعہ ۵ جنوری ۱۸۹۹ء فیصلہ ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء نمبر بستہ

ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT

عظمتِ صحابہؓ کے خلاف

مرزا قادیانی کے ہفوات

مولانا محمد اشرف کھوکھر

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر دین اسلام مکمل ہو چکا' یہ دین اسلام براہ راست ہم تک نہیں پہنچا بلکہ ایک انتہائی بااعتماد ذریعے سے امت تک پہنچا ہے۔ اسباب کی دنیا میں یہ توسط یہ ذریعہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وجود مقدسہ ہیں جنہوں نے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر کے "قرآن مجید" اور "اسوہ حسنہ" کو محفوظ رکھنے کا حق ادا کیا اور بارگاہ رب العزت سے انہیں دارین کی کامیابی کا سرٹیفکیٹ "رضی اللہ عنہم ورضو عنہ" (التوبہ) "ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہو چکا اور وہ اللہ سے خوش ہو چکے ہیں" ملا۔ جو ان کی ابدی سعادت مندی اور دنیوی و اخروی فوز و فلاح کی یقینی اور قطعی شہادت ہے۔ رسول آخرین محمد عربی ﷺ کے صحابہؓ نے آپ ﷺ کی جانب سے ان کے سپرد کی ہوئی دونوں امانتیں "کتاب و سنت" کو جس دیانتداری کے ساتھ آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ کیا اور اس بار امانت کو جس کامیاب کے ساتھ بعد والی نسل کے حوالے کیا اس کی مثال تاریخ انسانی پیش کرنے سے قاصر ہے۔ قرآن مجید میں بار بار اللہ رب العزت نے صحابہ کرامؓ کی امانت' دیانت' شرافت' صداقت' زہد و تقویٰ' محبت' الفت' للہیت' اور خلوص کے بارے میں ان پر جزم بالیقین اور پکا یقین رکھنے کی تاکید کی ہے۔

رسول آخرین ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی اس جماعت راشدہ کو آسمان ہدایت کے ستارے قرار دیا اور فرمایا "خبردار ان کو اذیت پہنچانا مجھے اذیت پہنچانا ہے اور مجھے اذیت پہنچانا اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے"۔ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جماعت صحابہؓ کو ہدایت یافتہ اور عادل قرار دیا اور ان پر طعن و تشنیع اور زبان درازی کرنے والوں کو تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا لیکن اس دنیا میں شیطان کے پیروکاروں بدبختوں نامرادوں کی کمی نہیں جو درسگاہ رسول اللہ آخرین ﷺ کے تربیت یافتہ "صحابہؓ" کے خلاف زباں درازی کرتے ہوئے اپنے بدباطن کا اظہار کیا۔ ایسے ہی سیاہ بختوں میں سے ایک قادیان ضلع گورداسپور کا دہقان زادہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے صحابہ کرامؓ کے خلاف زبان درازی کرتے ہوئے اپنے بدباطن کو ظاہر کیا۔ مرزا کی بدبختی کے چند نمونے دیکھئے اور مرزا پر دو دو حرف بھیجئے۔

□ ناظرین! خلیفہ بلافصل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی عظمت و بزرگی اور عظیم شان سے کون واقف نہیں؟ جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر کے رسول آخرین ﷺ کی رفاقت میں زندگی گذاری اور بعد ازاں رحلت بھی حضور ﷺ کے ساتھ قبر میں راحت فرما رہے ہیں۔ اور قیامت کے روز بھی حضور ﷺ کے ساتھ اٹھیں گے۔ لیکن مرزا قادیانی کی گستاخ زبان اور قلم نے اس عظیم ہستی کو بھی معاف نہ کیا۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے

"۔۔ میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درجہ پر ہے' تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر تو کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)

□ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت کے کیا کہنے' آپ رضی اللہ عنہ فرش پر جو مشورہ حضور ﷺ کو دیتے ہیں اللہ رب العزت عرش سے قرآن نازل فرماتے ہیں۔ جن کی عظمت و رفعت کا نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی اعتراف کرتے ہیں لیکن مرزا قادیانی کی معنوی ذریت کا عقیدہ دیکھئے

"۔۔ ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے"۔ (ماہنامہ المہدی بابت جنوری فروری ۱۹۱۵ء ۲ ۳ ص ۵۷ احمدیہ انجمن اشاعت لاہور)

□ خلیفہ چہارم علی کرم وجہہ کی عظمت و اولوالعزم شان کو کون نہیں جانتا؟ بچوں میں سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضور ﷺ نے خود پرورش کی۔ حضور ﷺ کے چچازاد بھائی بھی ہیں اور داماد بھی آپ رضی اللہ عنہ کی بہادر اور شجاعت کے کارہائے نمایاں تاریخ اسلام کا ایک نرالا باب ہیں' بقول اقبال"۔

اسلام کے دامن میں بس دو ہی تو سجدے ہیں
اک ضرب ید اللٰہی اک سجدہ شبیری

لیکن مرزا قادیانی یوں ہفوات بکتا ہے

"٭ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (رضی اللہ عنہ) کی تلاش کرتے ہو"۔ (الملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۱۳۲)

□ آسمان ہدایت کے ستاروں میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک ایسا روشن ستارہ ہیں جنہوں نے احادیث نبوی ﷺ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ امت مسلمہ کو عنایت کیا اور جن کی روایت درروایت مسلم ہے لیکن قادیان کا دہقان زادہ لکھتا ہے کہ

"٭ بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی روایت اچھی نہیں تھی جیسے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ)"۔ حقیقتہ الوحی ص ۳۴ مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۶ ج ۲۲)

□ دوسری جگہ گستاخ قلم سے لکھتا ہے

"٭ جیسا کہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) جو غبی تھا اور روایت اچھی نہیں رکھتا تھا"۔ (اعجاز احمدی ص ۱۸، مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۲۷ ج ۱۹)

"٭ اکثر باتوں میں ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بوجہ اپنی سادگی اور کمی درروایت کے ایسے دھوکہ میں پڑ جایا کرتا تھا جس سے ہنسنے والے کو ہنسی آتی تھی"۔ (حقیقتہ الوحی ص ۳۴ مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۶ ج ۲۲)

"٭ جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہئے کہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے قول کو ایک ردی متاع کی طرح پھینک دے"۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۷۱ مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۱۰ ج ۲۱)

□ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما رسول آخرین ﷺ کے نواسے حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت فاطمہ الزہرہؓ کے جگر گوشے ہیں جن کی عظمت و رفعت کے کیا کہنے! امام الانبیاء ﷺ نے دونوں کو "سیداشباب اہل الجنہ" (جنتی نوجوانوں کے سردار) فرمایا لیکن انگریزی نبی مرزا قادیانی نے اپنے غلیظ قلم سے یوں لکھا

"٭ اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں"۔ (اعجاز احمدی ص ۵۲ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۶۴ ج ۱۹)

"٭ میں (مرزا) خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے"۔ (اعجاز احمدی ص ۸۱ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۹۳ ج ۱۹)

□ مرزا غلام احمد قادیانی عیسائیوں اور شیعوں کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ

"٭ اے عیسائی مشنریو ابن المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے' اے قوم شیعہ تو اس پر مت اصرار کرکہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے اس حسین (رضی اللہ عنہ) سے بڑھا ہوا ہے"۔ (دافع البلاء ص ۲۶ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۳۳ ج ۱۸)

"٭ تم نے خدا کے جلال و مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ بس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسینؓ) کا ڈھیر ہے"۔ (اعجاز احمدی ص ۸۲ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۹۴ ج ۱۹)

"٭ حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں"۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱ حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۱۳ ج ۱۸)

"٭ ہاں وہ محمدؐ کا اکلوتا بیٹا (مرزا) جس کے زمانے پر رسولوں نے ناز کیا"۔ (کلمۃ الفصل مرزا بشیر ایم۔اے ص ۱۰۱)

"٭ میری (مرزا قادیانی) کی اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے"۔ (الفضل قادیان ج ۱۱ نمبر ۵۳۔ ۸ جنوری ۱۹۲۶ء)

"٭ عزیزہ امتہ الحفیظ (مرزا قادیانی کی لڑکی) سارے انبیاء کی بیٹی ہے"۔ (الفضل قادیان ج ۲ نمبر ۱۵۶ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۱۵ء)

"٭ مرزا قادیانی کی گھروالی ام المومنین ہے"۔ (سیرۃ المہدی)

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ نقل کفر کفر نباشد

مرزا قادیانی کی سیاہ بختی کے چند نمونے آپ نے دیکھے ورنہ مرزا قادیانی کی تمام غلیظ عبارات پر مشتمل کتابیں ایسے ہزاروں خرافات سے بھری پڑی ہیں۔ اس سے بڑا گستاخ کون ہوسکتا ہے؟ کہ اس انگریزی نبی قادیان کے دہقان زادے نے تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کی' تمام صحابہؓ کی توہین کی' اپنی اولاد کو اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کے برابر قرار دیا۔ قادیانی امت کو امام الانبیاء ﷺ کی امت کے برابر لاکھڑا کیا۔ اتنی جرات تو شیطان نے بھی نہیں کی تھی۔ سامراجی استبداد کے اشاروں پر ناچنے والے ملک و ملت اسلامیہ کے غدار نے سامراجی دولت کے پروں کی پرواز پر اتنی بڑی ناپاک جسارت کی کہ الامان والحفیظ! دہقان زادے مرزا غلام احمد نے امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کردیا اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو صحابہ کرامؓ جیسے نفوس مقدسہ سے نہ صرف بدظن کرنے کی ناپاک سعی کی بلکہ ان کے ایمان و اسلام کو ہی مشکوک بناکر پیش کرنے کے جتن کیے۔ ان ذوات قدسیہ کی اسلامی حیثیت کو مجروح کرنے کی کوشش کی اس ساری تگ و دو کا مقصد یہ تھا کہ جب صحابہ کرامؓ اور بالخصوص خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم پر اعتماد نہ رہے گا تو قرآن وسنت کی حیثیت غیر معتبر ہوجائے گی۔ صحابہ کرامؓ ہی قرآن وسنت کی ترویج و اشاعت اور منتقلی کا واحد ذریعہ ہیں اگر ان پر اعتبار و اعتماد نہیں تو قرآن وسنت کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے؟ اگر مسلمان ان دو چیزوں سے خالی ہوجائے تو اس میں اسلام کہاں سے آئے گا؟ اور کونسی تعلیمات اسلامی تعلیمات کہلائیں گی؟۔

مرسلہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مسئلہ ختم نبوت علم و عقل کی روشنی میں

مولانا محمد علی جالندھریؒ

کی ایک یادگار تقریر

کی مسجد گوجرانوالہ شہر ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء

خطبہ مسنونہ کے بعد مولانا نے درج ذیل آیت تلاوت فرمائی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ماکان محمد ابا احد من رجالکم الایہ

اس کے بعد فرمایا کہ میں ۴۲ء میں احرار کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے ملتان آیا۔ ان دنوں مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی مرحوم جیل میں تھے تقریر کے بعد دوستوں نے جیل میں مولانا سے درخواست کی انہوں نے حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ سے درخواست کی اس طرح بزرگوں کے حکم سے مجھے ملتان میں قیام پذیر ہونا پڑا۔ مدرسہ بنایا اور وہیں کام شروع کردیا اور جب ۱۹۴۷ء میں مدرسہ خیرالمدارس جالندھر سے ملتان آیا تو اپنا مدرسہ ختم کرکے اس میں مدغم کردیا اس وقت سے اہل ملتان سے وعدہ کیا کہ کچھ بھی ہو جمعہ ملتان میں ہی پڑھاؤں گا اور حقیقت بھی یہ ہے کہ اگر جمعہ بھی وہاں نہ پڑھاؤں تو پھر اہل ملتان بالکل محروم رہتے ہیں یہ تو درست ہے کہ میں ملتان میں کوئی باضابطہ خطیب نہیں نہ تنخواہ کا سلسلہ ہے البتہ ایک وعدہ ہے جس کا ایفا کر رہا ہوں۔

پھر یہ کہ تقسیم کے بعد شاہ جی مرحوم ملتان تشریف لائے مرکزی دفتر بھی ملتان ہی قائم ہوا۔ اس لئے اس وعدہ کے ایفا کے لئے مزید سامان پیدا ہوگئے ۴۲ء سے لے کر اب تک سلسلہ ایسے ہی چل رہا ہے دوران سفر کتنا ہی دور کیوں نہ ہوں جمعہ کو ہر حال میں وہاں پہنچتا ہوں آپ لوگوں نے ایک دینی جذبہ کے تحت یہ مسجد بنائی اس کی خوشی میں ۲۴ سالہ پروگرام چھوڑ کر جمعہ کو یہاں چلا آیا جب کہ احرار اور مجلس ختم نبوت کی کانفرنسوں میں بھی اصرار کے باوجود کبھی جمعہ نہیں دیا بس اس مسجد کی خوشی اور آپ کے قربانی شوق اور تڑپ کی قدر کرتے ہوئے حاضر ہوگیا ہوں خدا اس حاضری کو قبول فرمائے اور آپ کی قربانی کو قبول فرما کر روز حشر اجر جزیل سے نوازے (آمین) حقیقت یہ ہے کہ قیامت کے دن کچھ مل گیا تو بیڑا پار ہوجائے گا۔

جب لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو ماں بنا سنوار کر رخصت کرتی ہے سمجھا کر بھیجتی ہے کہ بیٹی نیا گھر ہے ہوش اور عقل سے رہنا ان ساری چیزوں کے باوجود اگر خاوند کو پسند نہ آئے تو کوئی فائدہ نہیں خاوند کو پسند آگئی تو پھر سب ٹھیک ہے۔ اسی طرح اللہ تعالی کو کوئی عمل پسند آگیا تو بات بن جائے گی ورنہ تباہی و بربادی ہے۔ **(اعاذنا اللہ تعالی منہا)**

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمتہ اللہ علیہ پر مقدمہ چلا حجاز میں گرفتار ہوئے مالٹا میں اسیر ہوئے (حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی مرحوم فرماتے ہیں کہ حضرت کو شیخ الہند کہنے والے ان سے انصاف نہیں کرتے' ان کا اصل نام شیخ العرب والعجم ہے) انگریزی حکومت سزائے موت کا فیصلہ کرچکی تھی اس لئے کہ ان کا جرم انگریز کے نزدیک بڑا سنگین تھا حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی مرحوم نے سفرنامہ اسیر مالٹا کے عنوان سے کچھ لکھا ہے جس سے کچھ اشارات ملتے ہیں حضرت کی اسکیم یہ تھی کہ انگریز کو نکالا جائے۔ فوج افغانستان کی ہو جرنیل ترک ہوں وہ باہر سے حملہ کریں اور اندر سے بغاوت کردی جائے امروٹ شریف (سندھ) دین پور شریف (رحیم یار خان) کھڈہ کراچی رائے پور شریف وغیرہ بغاوت کے خفیہ مراکز تھے لیکن اللہ کو ابھی منظور نہ تھا راز افشا ہوگیا اسکیم فیل ہوگئی۔ اس اسکیم کے تحت حضرت شیخ نے امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھی مرحوم کو بیرون ملک بھیجا انگریز کو اس کا پتہ چل گیا ادھر کسی نام نہاد بغدادی مسلمان نے افغانستان اور انگریز کی صلح کرادی۔ نتیجہ مولانا سندھی افغانستان سے نکالے گئے ان کو کہیں جگہ نہ ملی پھرتے پھراتے حجاز تشریف لے گئے ادھر حضرت شیخ الہند انتقال کرگئے۔ مولانا سندھی کو بڑی دیر بعد انڈیا آنے کی اجازت ملی۔

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ حضرت کی اسکیم انتہائی سخت تھی اس بناء پر سزائے موت کا فیصلہ ہوا۔ مالٹا میں پانچ ساتھیوں کو علیحدہ علیحدہ کال کوٹھڑیوں میں رکھا گیا (یعنی حضرت شیخ الہند حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنی حضرت مولانا حکیم نصرت حسین حضرت مولانا وحید احمد مدنیؒ اور حضرت مولانا عزیز گل صاحب مقیم سخاکوٹ ضلع مردان زید مجدہم ۱۲

مرتب) ادھر انڈیا میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوئی انگریز کے خلاف نفرت بڑھی تو مصلحتاً "سزائے موت کو منسوخ کردیا گیا حضرات کو کوٹھڑیوں سے نکال کر ایک میدان میں جمع کیا گیا جس کے اردگرد خاردار تاروں کی باڑ تھی خدام نے حضرت شیخ کی نقاہت و کمزوری کو دیکھا تو بھانپ گئے کہ اتنے دن آپ نے کچھ کھایا پیا نہیں پوچھنے پر آپ نے تصدیق فرمائی پھر جب سوال ہوا کہ کیوں؟ تو آپ نے فرمایا بھائی غم اس بات کا تھا کہ مجرم تو میں تھا تم بلاوجہ مفت میں ساتھ لائے گئے دوسرا یہ کہ میں تو بوڑھا ہوچکا ہوں عمر طبعی پوری ہوچکی تم جوان ہو میری وجہ سے بیوی بچوں سے علیحدہ کئے گئے ہو تم نے ابھی زندگی کی بہاریں بھی نہیں دیکھیں یہ سن کر مولانا عزیز گل نے عرض کیا حضرت آپ بھی عجیب آدمی ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان جانی تھی تو غم کیسا؟ حضرت نے فرمایا کیا کہتے ہو؟ اللہ کی راہ میں جان' جان دینے والا دیدے اور مالک کہے کہ مجھے منظور نہیں تو پھر؟ مقصد یہ ہے کہ تکبر وغیرہ نہیں ہونا چاہئے کوئی کام ہوجائے تو اس کی عنایت سمجھ کر اس کا شکر بجالانا چاہئے اس لئے کہ۔

جان دی' دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

چنانچہ حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا اس کی عمر پانچ سو سال تھی اس پر تعجب نہ ہونا چاہئے سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر ۱۴ سو سال تھی ساڑھے نو سو برس تبلیغ کی شروع میں قد اور عمریں بڑی تھیں بعد میں کمی ہوتی چلی گئی الغرض وہ بنی اسرائیلی جزیرہ سمندر میں رہتا وہاں نہ کھانا تھا نہ میٹھا پانی حق تعالیٰ نے وہاں اس کے لئے انار کا درخت اگادیا۔ انار کے درخت کے ساتھ کھاری پانی سے شیریں چشمہ ابل پڑا پھر شان ربی یہ کہ انار بارہ ماہ پیدا ہوتے یہ شخص انار کھاتا پانی پیتا اور عبادت کرتا یہ شخص قیامت کے دن اللہ کے حضور پیش ہوگا تو حکم ہوگا جا تجھے اپنی رحمت سے بخش دیا۔ وہ کھڑا رہے گا جائے گا نہیں۔ سوال ہوگا جاتا کیوں نہیں؟ عرض کرے گا کہ تو نے اپنی رحمت سے بخشا ہے تو پانچ سو سال کی عبادت کہاں گئی؟ اللہ میاں فرمائیں گے تجھے نجات مقصود تھی مل گئی بحث نہ کر معافی مل گئی غنیمت سمجھ کر چلا جا۔ وہ نہ مانے گا تو حساب ہوگا حکم ہوگا کہ جہاں تو تھا تیری خاطر شیریں پانی اور انار کا انتظام کیا تو نے کھایا تو عبادت کا معاملہ برابر ہوگیا اس کے علاوہ پیدائش شکل و صورت وغیرہ کے احسانات تو اس کا بدلہ کیا ہے؟ حکم ہوگا کہ جہنم میں ڈال دو اور اب شور مچائے گا اور رحمت رب کا واسطہ دے کر معافی کی التجا کرے گا لیٹ جائے گا چنانچہ پھر بخشش کا حکم ہوجائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ عبادت اس کا حکم ہے ورنہ احسانات کا بدلہ کیسے ملے گا؟۔

جان دی' دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

آپ نے ایک نیکی کا کام کیا (یعنی راتوں رات مسجد بنائی) خدا مساجد کو آباد کرنے کی توفیق دے۔ تعمیر مساجد مومنوں کا کام ہے۔ **انما یامر مساجد اللہ** (الآیہ) اور حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے مسجد بنائی حق تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائے گا آپ نے یہ نیکی کی اس پر خدا کا شکر کریں کہ یہ سب کچھ اس کی توفیق سے ہوا ورنہ بغیر اس کی توفیق کچھ بھی نہیں ہوسکتا اس تمہید کے بعد اس آیت کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو میں نے تلاوت کی اس آیت کا شان نزول سمجھنا ضروری ہے کسی آیت کے اترنے کا کوئی سبب ہوتا ہے اس کو شان نزول کہتے ہیں یا مثلاً" کسی واقعہ پر کوئی آیت اتری تو وہ واقعہ اس آیت کا شان نزول کہلائے گا۔

مثال (۱) سور نور میں کچھ آیات ہیں عبداللہ ابن ابی کی جماعت نے سیدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا ورضوانہ' پر بہتان باندھا حضرت مسطح حضرت حسان .... رضی اللہ عنھم جیسے مخلص مسلمان پروپیگنڈا کا شکار ہوگئے۔ (اللہ تعالیٰ پروپیگنڈا سے محفوظ رکھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صفائی میں اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں تو گویا یہ واقعہ ان آیات کا شان نزول ہے۔

مثال (۲) کفار کے مالدار طبقہ نے کہا کہ اے پیغمبر ہم تیری باتیں بھی سنیں گے تیرے پاس بیٹھنے کو بھی تیار ہیں بشرطیکہ یہ غریب لوگ جو آپ کے پاس بیٹھتے ہیں ان سے علیحدہ ہمارے لئے وقت مقرر کردیں۔ نبی رحمت جو لوگوں کے ایمان کے حریص تھے اور دنیا کو عذاب خداوندی سے بچانا چاہتے تھے اسے غنیمت سمجھ کر اوقات مقرر فرمادیئے اور صحابہ سے فرمایا تم تو میرے ہو ہروقت میرے پاس رہتے ہو ذرا علیحدہ ہوجایا کرو ان سے باتیں کرلوں شاید یہ اسلام قبول کرلیں۔ ایک دن آپ ان سے مصروف گفتگو تھے کہ نابینا صحابی حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے حضرت نبی علیہ السلام کو ان کا آنا پسند نہ آیا ناپسندیدگی کے آثار چہرے پر ظاہر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا **عبس و تولی** (الآیہ) گویا اس سورہ کا شان نزول حضرت ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمد ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا کی جھڑک ہے حالانکہ یہ غلط ہے حضور علیہ السلام اس کے بعد جب ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لاتے تو فرماتے **مرحبا بمن اعتبنی ربی** الوگ ترجمہ کرتے ہیں کہ "مبارک ہو تجھے تیرے سبب میرے رب نے مجھے جھڑکا" حضرت ابن ام مکتوم عرض کرتے یا رسول اللہ ایسا نہ فرمایا کریں۔ حالانکہ یہ ترجمہ مناسب نہیں۔ اور مجھے اعتراف ہے کہ ابھی اردو زبان تشنہ ہے۔ ہمارے امیر شریعت مرحوم ماہر مترجم قرآن تھے وہ پنجابی میں

ترجمہ کرتے "مبارک ہووے تینوں تیری وجہ تو میتوں میرے رب نے منہ دتا" جو لوگ پنجابی ادب سے واقف ہیں۔ وہ اس ترجمہ سے لطف اندوز ہوں گے۔ اردو میں اب کوئی ایسا لفظ نہیں جو منہ کا بدل ہوسکے منہ میں محبت بھرا شکوہ ہوتا ہے اور ایک خاص قسم کی لطافت جب کہ جھڑکنا بڑا سخت لفظ ہے۔

ایسے ہی اللہ الصمد کا معنی لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے حالانکہ یہ ترجمہ نامکمل ہے پورا ترجمہ یہ ہے ایسی ذات جو کسی کی محتاج نہ ہو اور سب اس کے محتاج ہوں' ہندی میں اس کا متبادل لفظ موجود ہے جس کو حضرت شاہ عبدالقادر مرحوم نے ترجمہ میں اختیار کیا ہے کہ اللہ نرادھار ہے۔

مثال (۳) ثعلبہ بن ابی حاطب نے عرض کیا یارسول اللہ میرے مالدار ہونے کی دعا فرمائیں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مالدار ہوکر راہ خدا میں خرچ نہ کرنا اس سے غربت بہتر ہے عرض کیا یارسول اللہ خرچ کروں گا۔ آپ نے فرمایا کٹھن مسئلہ ہے سوچ لو! تین دفعہ اس نے کہا حضور علیہ السلام نے اسی طرح تلقین فرمائی آخر دعا کی وہ مالدار ہوگیا جنگل کے جنگل اس کے قبضہ اور ہر جگہ بکریاں چر رہی تھیں جب اللہ میاں نے جانوروں کی زکوٰۃ کا حکم دیا تو نبی علیہ السلام نے دو سفیر روانہ فرمائے۔ ثعلبہ نے کہا زکوٰۃ کیسی؟ سفرا نے عرض کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے اس نے ثبوت مانگا ثبوت ملا تو کہنے لگا اچھا کافروں پر جو ٹیکس تھا وہ اب ہم پر بھی لاگو ہوگیا انکار کردیا اور اور کچھ نہ دیا اس پر آیت اتری **ومنهم من عاهد الله لئن اتانا من فضله لنصدقن ولنكونن من الصالحين فلما اتاهم من فضله بخلوا به وتولوا وهم معرضون** (توبہ) یعنی کچھ لوگ اللہ سے عہد کرتے ہیں کہ خدا نے ہمیں دیا تو ہم صدقہ دیں گے اور نیکو کار ہوجائیں گے۔ لیکن جب خدا نے انہیں نوازا تو بخل سے کام لیا اور پھر گئے (مفہوم ترجمہ) تو گویا یہ آیات ثعلبہ کے قصہ کا شان نزول ہے۔

شان نزول کا مطلب سمجھ جانے کے بعد اب اس آیت مبارکہ ماکان محمد (الایہ) کا شان نزول سماعت فرمائیں۔ حضور علیہ السلام نے جب امیری غریبی کا فرق مٹانے اور نیکی بدی کا حقیقی مفہوم سمجھانے کا تہیہ کیا تو آپ ﷺ نے اپنے متبنیٰ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اپنی پھوپھی زاد بہن اور قریش خاندان کی باعزت خاتون حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح کردیا۔ اسلام کی حقیقی مساوات کا عملی نمونہ یہ تھا کہ بنو ہاشم کی لڑکی کو غلام کی حبالہ عقد میں دے دیا۔ آخر میاں بیوی کی نبھ نہ سکی تو آپ نے ایک دفعہ تو صلح کرادی لیکن بالآخر معاملہ انقطاع کلی پر جاکر اختتام پذیر ہوا۔ طلاق کے بعد حکم خداوندی کے پیش نظر آپ نے خود نکاح کرلیا۔ عرب کے رواج کے پیش نظر متبنیٰ کے وہی حقوق تھے جو حقیقی بیٹے کے ہوتے ہیں۔ حق تعالیٰ نے اس غلط رسم کو مٹانے کی خاطر پیغمبر کے ذریعہ اصلاحی منصوبہ بنایا اور نکاح کروادیا۔ اس ترکیب سے جہاں غلط رسم مٹی اور حضرت زینب کے دکھ کا مداوا ہوگیا وہاں کفار کا شور مچانا لابدی تھا۔ کہنے لگے کہ دیکھو یہ نبی ہے جس نے اپنی مطلقہ بہو سے نکاح کرلیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس الزام کا جواب دے اور فرمایا **ما كان محمد ابا احد من رجالكم** یعنی محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ آپ کے صاحبزادگان جناب قاسم' طاہر' ابراہیم علیہم الرضوان بچپن میں انتقال فرماگئے۔ ان کی تو شادیاں نہیں ہوئیں اور ان کے علاوہ کوئی بیٹا نہیں۔ جب بیٹا نہیں تو بہو کیسی؟ حضرت امیر شریعتؒ فرمایا کرتے تھے کہ یوسف علیہ السلام کی صفائی عزیز مصر کے گھر سے تعلق رکھنے والے بچے نے دی حضرت مریم علیہا السلام کی صفائی عیسیٰ علیہ السلام نے دی لیکن جب حضرت عائشہ سلام اللہ علیہا و رضوانہ پر تہمت لگی یا محمد مصطفیٰ علیہ السلام پر تہمت لگی تو خدا حق کٹہرے میں آیا اور صفائی دی' **ذالك فضل الله يوتيه من يشاء**

چنانچہ آیت مبارکہ کے اس ٹکڑے کے نزول کے بعد کافروں نے بغلیں بجائیں کہ خدا کہہ رہا ہے اس کا لڑکا کوئی نہیں اس لئے اس کے بعد اس کا نام کون لے گا نسل ہی نہیں تو نام کیسا؟ جلدی جان چھوٹ جائے گی اس پر اگلا ٹکڑا نازل ہوا **ولكن رسول الله** نسبی اولاد نہ سہی روحانی تو ہے اس لئے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یعنی بغلیں نہ بجاؤ کہ محمد ﷺ کے بعد اس کا نام لیوا کوئی نہ ہوگا کافر پریشان تو ہوئے لیکن تسلی خاطر کے لئے کہنے لگے کہ رسول ہوا تو کیا ہوا جب تک ہی نام لیوا ہوں گے جب تک دوسرا نہیں آجائے گا جب دوسرا آجائے گا تو پھر جان چھوٹ جائے گی۔

اس پر ارشاد ہوا **وخاتم النبيين** یعنی قیامت تک یہی ہے دوسرے کے آنے کا سوال ہی نہیں اب ہمیشہ کے لئے اسی کا نام لیا جائے گا۔ اب نبی' کتاب' کعبہ و قبلہ سب آخری ہیں معاملہ ہی ختم ہے۔ گویا آیت کے تین ٹکڑے ہیں اور ہر ٹکڑے کا شان نزول جدا جدا ہے اور مقصد یہ ہوا کہ محمد مدنی علیہ السلام کے بعد نبی بنانے کی مشین ہی ختم ہے۔۔۔

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری چشم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

افسوس یہ ہے کہ سارقان ختم نبوت کے سرخیل مرزا غلام احمد قادیانی کی خرافات کو مطالی کا نام دیا جاتا ہے اور ہماری مدافعت کو گالی کا نام دیا جاتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ قصور مرزا کا ہے اور مرزائی ہم سے لڑتے ہیں میں مرزائیوں سے کہتا ہوں کہ ہم سے نہ لڑو بلکہ اپنے حضرت صاحب کو سمجھاؤ کہ یا تو محمد علیہ السلام سے پہلے پیدا

ہوجاتا اگر نبوت کا شوق تھا اور یا اس دنیا کو ختم ہوجاتے وہ ہم بھی ختم ہوجائیں تو دوسری دنیا میں آجاتا پھر نہ ہم ہوں گے نہ لڑائی ہوگی۔

ایک ضروری بات

نام سے سمجھ آجاتی ہے کہ فلاں کون ہے مثلاً" حافظ جی" سے پتہ چلے گا کہ فلاں حافظ ہے۔ وغیرہ اسی طرح پیغمبر کی دو قسمیں ہیں (۱) وہ نبی جسے جدید کتاب ملے' (۲) وہ نبی جسے جدید کتاب نہ ملے بلکہ حکم ہو کہ پہلے کی کتاب ہی تیری کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **انا انزلنا التورۃ فیہا ھدی و نور یحکم بھا النبیون** (الایہ) مقصد یہ ہے کہ توراۃ نازل تو ہوئی سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر لیکن اس کے ذریعہ فیصلے کئی انبیاء کرتے تھے۔ کتاب والے انبیاء کی صحیح تعداد معلوم نہیں تین سو کے قریب کہا جاتا ہے نبی کا لفظ عام ہے صاحب کتاب کو بھی شامل ہے اور جسے کتاب نہیں ملی اسے بھی کہہ سکتے ہیں۔

اس کے برعکس لفظ رسول خاص ہے یعنی جسے کتاب ملی۔

آیہ کریمہ میں اللہ میاں نے رسول اللہ کہہ کر حضرت محمد علیہ السلام کے صاحب کتاب ہونے کی خبر دی۔ اور خاتم النبیین ﷺ کہہ کر اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ رسول عربی دونوں قسم کے انبیاء کے خاتم ہیں اس لئے کہ نبی دونوں قسم کے پیغمبر کو کہا جاتا ہے۔

مرزا کہتا ہے کہ کتاب والے تو ختم ہوگئے لیکن بغیر کتاب والوں کا سلسلہ جاری ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ جس طرح ماضی کا عالم ہے مستقبل کا بھی ہے اس لئے خدا نے خاتم النبیین فرمایا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ مرزا کی طرح کتنے ہی کذاب و دجال آئیں گے اور دھوکہ دیں گے اس لئے خاتم المرسلین کے بجائے خاتم النبیین فرمایا کہ دھوکہ بازوں کے لئے موقع ہی باقی نہ چھوڑا۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ مولیٰ کریم حکیم ہیں اور قاعدہ ہے کہ

فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ

تو حکیم مطلق جل و علی مجدہ نے اپنی حکمت بالغہ کے پیش نظر جھوٹ اور مکر کی بنیاد ہی ختم کردی۔ اللہ تعالیٰ راہ حق پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور خاتم النبیین ﷺ کے دامن اقدس سے سچی وابستگی نصیب فرمائے اور حضور علیہ السلام کی شفاعت سے نوازے۔

بقیہ : ڈرپوک نبی

قادیان نمبر مقدمہ ۳' سرکار دولت مدار بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ ملزم۔ الزام۔ زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری

اقرار نامہ

میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خداوند تعالیٰ صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ:

(۱) میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں۔ یا ایسے معنی خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

(۲) میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا۔ کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

(۳) میں کسی چیز کو الہام بتاکر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشا ہو یا جو آپ مختار رکھے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی وغیرہ) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہوگا۔

(۴) جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے۔ میں تمام اشخاص کو جن پر کچھ میرا اثر یا اختیار ہے ترغیب دوں گا کہ وہ بجائے خود اس طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے دفعہ نمبر ۱ تا ۵ میں اقرار کیا ہے۔

العبد مرزا غلام احمد بقلم خود   گواہ شد

دستخط   خواجہ کمال الدین (بی اے ایل ایل بی)

جے ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

(بحوالہ قادیانی مذہب اس توبہ نامہ کے اثرات ص ۵۴۹۔۵۵۰)

"مرزا صاحب لکھتے ہیں آئندہ یہ اصول ہوگا کہ اگر کوئی ایسی انذاری پیش گوئیوں کے لئے درخواست کرے تو اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کی جائے گی جب تک وہ ایک تحریری حکم اجازت صاحب مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے پیش نہ کرے"۔ (کتاب البریہ مولفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص ۱)

" ہر ایک ایسی پیشگوئی سے اجتناب ہوگا جو امن عامہ اور اغراض گورنمنٹ کے مخالف ہو یا کسی خاص شخص کی ذلت یا موت پر مشتمل ہو"۔

" سو اگر مسٹر ڈوئی صاحب (ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور) کے روبرو میں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں ان (مولوی محمد حسین بٹالوی) کو کافر نہیں کہوں گا تو واقعی میرا یہی مذہب ہے"(تریاق القلوب مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ۴۲۳ روحانی خزائن)

مرزا صاحب نے خدا کی گورنمنٹ سے انسانوں کی گورنمنٹ کو زبردست سمجھا اور انسانی گورنمنٹ کی خوف سے آئندہ انذاری پیش گوئیاں وغیرہ کے متعلق رکھنے کا اعلان کردیا۔ یہ مرزا صاحب کی بزدلی کی انتہا ہے۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ

بابو شفقت قریشی سہام

خالق کائنات نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے عالم اسباب میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم ﷺ تک کم و بیش ایک لاکھ اور چوبیس ہزار انبیاء و رسل مبعوث فرمائے تاکہ وہ اللہ کا پیغام نہ صرف مخلوق خدا تک پہنچائیں بلکہ اس کی تفسیر و تشریح کرکے عملی صورت میں ان کو دکھائیں تاکہ وہ دنیاوی فلاح کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی نجات پاسکیں۔ سرکار دو جہاں ﷺ نے کلام الٰہی کی صرف تفسیر و تشریح ہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں نے تاریخ انسانی میں ایک انقلاب برپا کرکے انسانی فلاح و بہبود کے لئے نئے ادارے تشکیل دیئے اور جدید تصورات پیش کئے جس کی بدولت وہ دنیا جو اپنی بداعمالیوں کے باعث بدامنی اور بے چینی کا جنم بنی ہوئی تھی وہ امن و سکون کا گہوارہ اور فرشتوں کی جنت بن گئی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "کہ میری بعثت کے بعد ہدایت اور رہنمائی کے لئے کوئی نبی اور رسول آنے والا نہیں"۔ نبی پاک ﷺ نے پہلی وحی آنے کے بعد تبلیغ کا سلسلہ اپنے گھر سے شروع فرمایا تھا۔ مخالفت بڑھتی گئی تو آپ ﷺ کے چچا نے حق کی بات ترک کرنے کی ممانعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے پر سورج بھی لاکر رکھ دیں تو اس وقت بھی اپنے مشن کو نہیں چھوڑ سکتا اس وقت تک کہ کامیاب نہ ہوجاؤں یا اسی جدوجہد میں قربان نہ ہوجاؤں"۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ کا شمار ان بزرگان دین اور صوفیاء کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے دین اسلام کی تبلیغ کے لئے گھربار چھوڑا ہر طرح کی صعوبتیں برداشت کیں اور انبیاء و رسل کے تبلیغی مشن کو آخر کار ہندوستان کے کونہ کونہ تک پہنچانے میں کامیاب ہوگئے۔ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی دعوت بلند ہونے سے پہلے ہندوؤں کی تہذیب مختلف امتیازات میں بٹی ہوئی تھی۔ کسی کو دیوتاؤں کی نسل سے ہونے کا گھمنڈ تھا اور کسی کو اپنی رگوں میں اعلیٰ خون ہونے کا غرور تھا۔ بعض خود ہی معتزز بنے ہوئے تھے اور بعضوں کو حقارت و نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ خاوند کے موت کے بعد عورتوں کو جینے کا حق نہ تھا۔ ذات پات، بت پرستی اور اونچ نیچ پر معاشرہ قائم تھا اور اصلاح کی کوئی امید نہ تھی محمد بن قاسم کی فتوحات کے ساتھ ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ کے لئے نیا میدان کھل گیا۔ مسلمان بزرگان دین صوفیاء کرام اور علماء کرام نے ملک بھر میں وسیع پیمانے پر دین کی اشاعت کا کام شروع کردیا اور کثیر تعداد میں غیر مسلموں نے دعوت حق کو قبول کیا۔ صوفیائے کرام اور بزرگان دین نے نہایت خاموشی سے اسلام کی تبلیغ جاری رکھی اور لوگوں کو اپنے اخلاق حمیدہ سے اپنا گرویدہ بناکر اسلام کی حدود کو پھیلایا۔ برصغیر میں دین اسلام کی شمعیں روشن کرنے والوں میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ ہندوستان کے دگرگوں حالات میں ایک ایسی برگزیدہ ہستی کی ضرورت تھی جو اپنی بھرپور روحانی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اپنی مثالی زندگی سے ہندوستانی قوم کی بگڑی ہوئی حالت کو سہارا دے کر انقلاب برپا کردے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے آپ نے گھربار چھوڑ کر لاہور کا رخ کیا۔ سفری صعوبتیں برداشت کیں۔ کفر کی تاریکیوں میں اسلام کی شمعیں جلانے میں اذیتیں اٹھائیں اور آخر کار کفر و شرک کی برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ کر دم لیا اور خواتین سمیت انسانیت کو معاشرتی زندگی میں عزت و تکریم دلائی۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کا اصل نام حسن اور لقب معین الدین تھا۔ آپؒ برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشت کے بانی تھے۔ آپؒ کی پیدائش شہر سجستان میں ہوئی۔ بارہ سال کی عمر میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ابتدائی تعلیم و تربیت آپؒ نے سمرقند میں پائی۔ قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد علوم متداولہ کا شوق پیدا ہوا۔ آپؒ کے والد غیاث الدین صاحب ثروت شخصیت کے حامل تھے۔ جن کی وفات کے بعد ورثہ میں آپؒ کو کافی جائیداد اور مال و دولت ملا تھا۔ حصول علم کے شوق میں اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرکے گھربار کو خیرباد کہہ دیا۔ سمرقند میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہارون آباد تشریف لے گئے جو نیشاپور کا نواحی قصبہ ہے۔ وہاں پہنچ کر خواجہ عثمانؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کی شاگردی میں مزید تعلیم حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کردیا۔ اور تقریباً ۲۰۰ برس تک خواجہ عثمانؒ کی صحبت میں گذارے۔ اس دوران ان کی معیت میں متعدد بار حج بیت اللہ کی لئے تشریف لے گئے۔ ایک موقع پر خواجہ ہارونیؒ نے بیت اللہ کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کیا "یااللہ میں نے معین الدینؒ کو تیرے سپرد کیا"۔ حج کے موقع پر متعدد بار مدینہ منورہ کی حاضری کی سعادت بھی

حاصل ہوتی رہی۔ آخری بار جب تشریف لے گئے تو مدینہ منورہ سے آپؒ بغداد تشریف لے گئے اس سے پہلے ۲۰ سال کے عرصہ میں خواجہ عثمان ہارونیؒ کی صحبت میں رہ کر باطنی فیوض حاصل کرلئے تھے۔ بغداد پہنچنے کے بعد پہلے کچھ عرصہ تک شیخ نجم الدین کبریٰ کی خدمت میں رہے اور فیضیاب ہوئے۔ اس کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، شیخ شہاب الدین سہروردیؒ (جو سلسلہ سہروردیہ کے بانی تھے) اور اوحد الدین کرمانیؒ کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔ اوحد الدین کرمانیؒ نہ صرف بہت بلند پایہ صوفی بزرگ تھے بلکہ فارسی کے عظیم شاعر بھی تھے حضرت اوحد الدینؒ کا شمار صوفیائے کرام کے اس گروہ میں ہوتا ہے جس میں عطار سنائی، رومی، ابوالخیر عراقی اور مغربی شامل ہیں۔ بغداد میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی صحبت میں بہت وقت گذارا ان کے علاوہ جن صوفیائے اور بزرگان دین کی تعلیم و تربیت سے فیضیاب ہوئے ان میں یوسف ہمدانیؒ ابوسعید تبریزیؒ خواجہ محمود ہمدانیؒ خواجہ ابو سعید مہدیؒ خواجہ ناصر الدینؒ اور شیخ عبدالواحد غزنویؒ سر فہرست ہیں۔ ان مشائخ کے علم و فن سے مستفیض ہوئے اور فیوض و برکات حاصل کیں بغداد میں کافی عرصہ گذارنے کے بعد ہمدان پہنچے اور پھر وہاں کے قیام کے بعد تبریز، سبزوار، استرآباد اور اس کے بعد بلخ میں قیام فرمایا۔ تعلیم و تربیت مکمل کرنے اور مشائخ عظام سے باطنی اور روحانی فیض حاصل کرنے کے بعد ہندوستان کی تاریکیوں میں دین اسلام کی شمعیں روشن کرنے کے لئے پہلے لاہور پہنچے۔ سید علی ہجویریؒ کے مزار پر چلہ کشی کی۔ اس موقع پر ان کا یہ شعر بے حد مشہور ہوا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

اس کے بعد ملتان جاکر قیام فرمایا اور مقامی زبانیں سیکھ لیں۔ شاگردوں کا حلقہ وسیع ہوتا چلا گیا تو دہلی تشریف لے گئے۔ ہندو راجہ رائے پتھورا (پرتھوی راج) آپ کی مقبولیت سے گھبرا گیا۔ آپ کو اجمیر جانے پر مجبور کردیا اور رام دیو کو مقابلے کے لئے بھیجا مگر وہ پہلا ہندوستانی تھا جس نے آپؒ کے ہاتھ پر بیعت کرلی اور مسلمان ہوگیا اس کے بعد جے پال جوگی بھی جادو ٹونے کرنے میں ناکام ہوگیا اور مسلمان ہوگیا آپؒ کی دعا سے شہاب الدین کے ہاتھوں گرفتار ہوکر پرتھوی راج مارا گیا۔ لوگوں نے آپؒ کے دست حق پرست پر دھڑا دھڑ اسلام قبول کرنا شروع کردیا آپ کی صاحبزادی کے ہاتھ پر بھی ہندو عورتوں نے اسلام قبول کیا۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ کی کوششوں سے برصغیر میں اسلام کی شمعیں روشن ہوئیں۔ تقریباً ایک سو برس کی عمر میں آپؒ اس دارفانی سے ۶ رجب ۶۳۳ھ کو رحلت فرماگئے آپؒ نے فرمایا "بھوکے کو کھانا کھلانا، حاجت مند کی حاجت روائی کرنا اور دشمن کے ساتھ اچھا سلوک کرنا نفس کی زینت ہیں"۔ ••

ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس جابہ

صدر لغاری صاحب ارتداد کی شرعی سزا نافذ کریں، (مولانا اللہ وسایا)

گستاخ رسول کو شرعی سزا دی جائے، (مولانا خدابخش شجاع آبادی)

(رپورٹ محمد اسحاق انگوی) گذشتہ ہفتہ، پچیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا اللہ وسایا اور مولانا خدابخش شجاع آبادی نے خطاب کرکے صدر پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرو اور توہین رسالتؐ کرنے والے بدبخت کو اسلام کے مطابق سزا دی جائے اور قادیانیوں کی ہر قسم کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے عالمی مجلس کے رہنماؤں نے مسئلہ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اس کے علاوہ مولانا ابراہیم صاحب، مولانا امام دین ہوڑھی، قاضی احمد رضا مفتی نے بھی خطاب کیا نعت خواں حسین احمد انگوی نے بھی شرکت کی یاد رہے کہ حافظ محمد حیات مدرس جابہ نے کانفرنس کا اہتمام کیا تھا۔

○

قادیانوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر بدین شہر میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

بدین (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس کے زیر اہتمام یہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے خطاب کیا حضرت علامہ مولانا احمد میاں حمادی نے مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا مفتی حفیظ الرحمان صاحب، مولانا محمد عیسیٰ سموں اور مولانا محمد نذر عثمانی، مولانا محمد اسحاق ظفر، مولانا مفتی محمد صاحب نے خطاب کیا۔ مولانا احمد میاں حمادی نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مسئلہ ختم نبوت روح اسلام اور اساسی مسئلہ ہے اگر ختم نبوت کو نکال دیا جائے تو دین اسلام نامکمل اور بیجان ہو کر رہ جاتا ہے، نیز قادیانیت کے برے عزائم سے قوم کو آگاہ کیا اور مولانا عبدالغفور صاحب قاسمی اور دیگر علماء نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیت کو لگام دے ورنہ تمام تر حالات کی ذمہ داری مقامی انتظامیہ اور قادیانیت پر ہوگی مولانا غلام محمد صاحب اور مولانا نذر عثمانی نے بشمول دیگر علماء قادیانی وزیر کنور ادریس اور بدنام زمانہ متعصب قادیانی عبدالغفور احسان قادیانی کی برطرفی کا مطالبہ کیا ہے قراردادیں مولانا حفیظ الرحمان نے پڑھیں جنہیں بھاری تعداد میں شریک عوام نے منظور کیا۔

ختم نبوۃ
KHATME NUBUWWAT

آخری قسط

رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اکرم ﷺ کی رحمت کا اثر حیوانات پر

حضور اکرم ﷺ کو اللہ کریم نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا جیسے آپ کی رحمت سے انسان مستفیض ہوئے ایسے ہی حیوانات بھی مستفیض ہوئے ذیل کے واقعات اس پر شاہد ہیں۔

○ "حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ بھاگا ہوا آیا اور اپنا سر آغوش مبارک میں رکھ دیا اور بڑبڑایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اونٹ کہتا ہے کہ اس کا مالک اپنے باپ کو کھلانے کے لئے اس کو ذبح کرنا چاہتا ہے آپ ﷺ اونٹ کے مالک کے پاس آئے اور اس سے پوچھا۔ اس نے بتایا کہ واقعی وہ اس کو ذبح کرنا چاہتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو ذبح نہ کرو اس نے ذبح نہیں کیا۔" (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۹۴)

○ "یحییٰ بن مرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن باہر تشریف لے گئے ایک اونٹ آیا جو چیخ و پکار کر رہا تھا، اس نے جب آپ ﷺ کو دیکھا تو سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے عرض کیا کہ ہم اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ ﷺ کو سجدہ کریں آپ ﷺ نے فرمایا، اگر میں کسی کو یہ حکم دیتا کہ وہ اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرے۔ تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ تمہیں معلوم ہے یہ اونٹ کیا کہتا ہے یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے اپنے مالکوں کی چالیس سال خدمت کی اور جب بوڑھا ہوگیا تو انہوں نے چارہ کم کردیا اور کام زیادہ لینا شروع کردیا اور اب شادی کے موقع پر مجھے ذبح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اونٹ کے مالکوں کے پاس کسی کو بھیجا اور ان سے واقعہ بیان کیا۔ ان لوگوں نے کہا کہ اونٹ کی شکایت درست ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اب اس کو میرے پاس چھوڑ دو"۔ (الخصائص الکبریٰ ج ص ۹۵)

○ "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

مولانا محمد شریف ہزاروی' اسلام آباد

ایک انصاری کا اونٹ اس سے بھڑ کر اس کی زمین کے آخری حصے پر جا کر بیٹھ گیا اور کوئی اس کے پاس جاتا تو اس کو مارنے کو دوڑتا۔ اس انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے تو وہ بولتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے اپنی گردن زمین پر رکھ دی اور آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ آپ ﷺ نے انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ اونٹ تمہاری شکایت کررہا ہے۔ تم اس کے ساتھ نیک سلوک کرو اس کا مالک رسی لایا اور اونٹ کی گردن میں ڈال دی"۔ (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۹۶)

○ "ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحراء میں تشریف لے گئے وہاں آپ کو آواز آئی کسی نے یارسول اللہ کہہ کر پکارا آپ ﷺ نے پلٹ کر دیکھا تو کوئی نہ تھا۔ پھر دوبارہ دیکھا تو ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی اور کہہ رہی تھی یارسول اللہ ادھر آیئے آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے پوچھا تجھے کیا ہے اس نے کہا کہ پہاڑ کے دامن میں میرے دو بچے ہیں آپ ﷺ مجھے کھول دیں تاکہ میں ان کو دودھ پلا آؤں۔ آپ ﷺ نے پوچھا تو دودھ پلا کر واپس آجائے گی اس نے کہا ہاں! اگر میں ایسا نہ کروں تو مجھے اللہ عذاب عشار (عشار دس ماہ والی حاملہ اونٹنی) دے آپ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ وہ ہرنی گئی اس نے اپنے دونوں بچوں کو دودھ پلایا اور واپس آگئی۔ آپ نے اسے باندھ دیا اعرابی سویا ہوا تھا۔ اس نے بیدار ہو کر پوچھا یارسول اللہؐ آپ کو کوئی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ ضرورت ہے کہ تم اس ہرنی کو آزاد کردو چنانچہ اعرابی نے اس ہرنی کو آزاد کردیا۔ وہ ہرنی دوڑتی ہوئی جارہی تھی اور کہتی جاتی تھی۔ **"اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد انک رسول اللّٰہ"** (خصائص الکبریٰ باب نمبر ۶۵ ص ۱۰۰)

○ صالح المری سے روایت ہے کہ ثابت نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ایک جماعت پر ہوا ان لوگوں نے ایک ہرنی پکڑی ہوئی تھی اور اس کو خیمہ کے ستون سے باندھ دیا تھا اس ہرنی نے کہا یارسول اللہؐ میں نے بچہ جنا ہے میرے دو بچے ہیں مجھے ان لوگوں سے اجازت لے دیجئے کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں آپ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا اس کو چھوڑ دو یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر آجائے گی۔ انہوں نے کہا کون ذمہ دار ہوگا کہ یہ واپس آجائے گی آپ ﷺ نے

فرمایا میں ذمہ دار ہوں۔ انہوں نے ہرنی کو چھوڑ دیا وہ دودھ پلا کر واپس آ گئی۔ انہوں نے اس کو باندھ دیا آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم اس ہرنی کو بیچتے ہو انہوں نے کہا کہ آپ ہی کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو کھول دیا وہ چلی گئی۔ (حوالہ بالا)

○ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ہرنی کے پاس سے گزرے جو ایک خیمہ سے بندھی ہوئی تھی اس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے کھول دیں تاکہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں، آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک جماعت کی شکار اور اس کی باندھی ہوئی ہے۔ اس لئے واپسی کا وعدہ کر اس نے قسم کھا کر وعدہ کیا آپ ﷺ نے اسے کھول دیا۔ وہ چلی گئی تھوڑی دیر بعد واپس آ گئی اس وقت اس کے تھن خالی تھے آپ ﷺ نے اس کو باندھ دیا پھر آپ ﷺ کے اصحابؓ آئے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ ہرنی آپ کو دے دیں انہوں نے آپ کو دے دی، آپ ﷺ نے اس کو کھول کر آزاد کر دیا۔ (خصائص الکبریٰ)

○ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کے گلیوں میں جا رہا تھا۔ ہم ایک اعرابی کے خیمے میں پہنچے وہاں ہم نے دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی وہ بولی یا رسول اللہؐ اس اعرابی نے مجھے شکار کر لیا ہے میرے دو بچے جنگل میں ہیں اور میرے تھنوں میں دودھ جم گیا ہے یہ اعرابی نہ تو مجھے ذبح کرتا ہے کہ مجھے آرام مل جائے اور نہ مجھے چھوڑتا ہے کہ میں جنگل میں اپنے بچوں کے پاس چلی جاؤں رسول اللہ ﷺ نے اس ہرنی سے پوچھا اگر میں تجھے چھوڑ دوں تو کیا تو واپس آ جائے گی اس نے کہا ہاں میں واپس آ جاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا تھوڑی دیر میں وہ واپس آ گئی۔ آپ ﷺ نے اسے باندھ دیا۔ اتنے میں اعرابی آیا اس کے پاس پانی کی مشک تھی۔ آپ نے پوچھا کیا تو اسے بیچتا ہے اس نے کہا آپ ہی کی ہے چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو آزاد کر دیا۔ (خصائص الکبریٰ)

○ حضرت عبدالرحمان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم نے ایک درخت پر خمرہ (ایک چھوٹا پرندہ) کے دو بچے دیکھے ہم نے وہ بچے پکڑ لئے نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے آپ ﷺ نے پوچھا اس کو اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے تکلیف پہنچائی ہم نے عرض کیا کہ ہم نے اس کے بچوں کو پکڑا، آپ ﷺ نے فرمایا اس کے بچوں کو ان کی جگہ رکھ دو۔ (مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ حدیث نمبر ۳۵۴۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر مہربانی اور شفقت

اللہ کریم نے ارشاد فرمایا "آیا تمہارے پاس رسول تم میں کا بھاری ہے اس پر جو تم کو تکلیف پہنچے حریص ہے تمہارے بھلائی پر ایمان والوں پر نہایت شفیق مہربان ہے" (سورۃ التوبہ ۱۲۸)

○ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ کریم نے ایک قبول ہونے والی دعا دی ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ میں قیامت کے دن کے شفاعت کے لئے اپنی اس دعا کو امت کے لئے محفوظ رکھوں"۔ (شعب الایمان بیہقی ج ۲ حدیث ۱۳۴۴)

○ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کہ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا" (مشکوٰۃ حدیث ۴۹۴۷)

○ "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ تم بچوں کو پیار کرتے ہو، ہم تو بچوں کو پیار نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے دل سے رحمت نکال دی ہے۔" (مشکوٰۃ حدیث ۴۹۴۸)

○ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیواؤں اور مسکینوں کے لئے سعی اور محنت کرنے والا آدمی کا اجر اس طرح ہے جیسا کہ کوئی آدمی اللہ کے راستہ میں محنت اور جدوجہد کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا اجر اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا اور اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو سستی نہیں کرتا۔" (مشکوٰۃ حدیث ۴۹۵۱)

○ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم اس آدمی کا ایمان کامل نہیں (تین مرتبہ فرمایا) عرض کیا گیا کہ کس کا ایمان کامل نہیں؟ فرمایا کہ جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔" (مشکوٰۃ حدیث ۴۹۶۲)

○ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رحمت کا مادہ بدبخت ہی کے دل سے نکالا جاتا ہے۔" (مشکوٰۃ حدیث ۴۹۶۸)

محدثین نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ مخلوق میں رحمت کے مادہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دل نرم ہے اور دل کی نرمی ایمان کی علامت ہے پس جس کے دل میں رقت اور نرمی نہیں اس میں ایمان نہیں ہے اور جس میں ایمان نہیں وہ شقی اور بدبخت ہے۔

○ "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی اور وہ

باقی صفحہ ۸ پر

قسط نمبرا

رمضان المبارک میں فضائل عمرہ

مفتی حکیم محمد عمر فاروق شیخ جام پور

الحمدللّٰہ رب العالمین○ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم○ امابعد○

قال اللّٰہ عزوجل العمرۃ للّٰہ (القرآن الحکیم پ ۲، البقرہ آیت ۱۹۶)

عن ابن عباس قال جائت ام سلیم الی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالت حج ابو طلحہ وابنہ' وترکانی' فقال یا ام سلیم عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ معی۔ (ابوداؤد)

میرے محترم بھائیو' دوستو اور بزرگو!

بیت اللہ شریف کی زیارت ایک تو حج کی صورت میں فرض ہوتی ہے جو مخصوص وقت میں ہوتا ہے' دوسرا عمرہ ہے جو سال بھر میں بجز پانچ دنوں یعنی نویں ذوالحجہ سے ۱۳ ذوالحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ ہے کیونکہ یہ مخصوص وقت ہے حج کے لئے۔ اس کے علاوہ جتنا دل چاہے عمرے کرے۔

عمرہ : لغت میں عمرہ کے معنی زیارت کے ہیں اور شریعت میں میقات سے احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف کرنے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے کے ہیں۔ عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں۔ تاہم حج کے ایام تو مخصوص ہیں' مگر عمرہ کسی بھی وقت پورے سال کیا جاسکتا ہے۔ سوائے ان پانچ دنوں کے جن کی تفصیل اوپر گذری' کیونکہ ان چند ایام میں عمرہ کا احرام باندھنا منع ہے۔

حکم عمرہ : حضرت نعمان ابن ثابت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ اور حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک عمرہ سنت ہے' لیکن حضرت امام شافعی اور سیدنا امام احمد ابن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک واجب ہے۔ اس لئے کم از کم ایک عمرہ انسان کو ضرور کرلینا چاہئے کہ یہ دو اماموں کے نزدیک مستقل واجب ہے۔

ثبوت عمرہ : اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے "واتموا الحج و العمرۃ للّٰہ" (البقرہ) "اور پورا پورا ادا کیا کرو حج اور عمرہ کو خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے" (القرآن الحکیم)

رمضان المبارک میں چونکہ عمرہ کی فضیلت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اس لئے کوشش کرکے رمضان المبارک میں عمرہ کرلینا انتہائی سعادت و نیک بختی کا کام ہے۔ ملاحظہ ہوں فضائل

فضائل عمرہ : عن ابن عباس قال جائت ام سلیم الی رسول اللّٰہ فقالت حج ابوطلحہ وابنہ وترکانی' فقال یا ام سلیم عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ معی (ابوداؤد)

"حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں تو عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ میرے شوہر ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) اور ان کے بیٹے تو حج کو چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان شریف میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔" (ابوداؤد)

آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر فضیلت رکھتا ہے۔ مختلف احادیث طیبات میں وارد ہوا ہے چنانچہ

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب حضور ﷺ حج کو تشریف لے جانے لگے تو ایک صحابیہؓ خاتون نے اپنے شوہر سے کہا کہ مجھے بھی حضور ﷺ کے ساتھ حج کرادو' تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے۔ بیوی نے کہا کہ تمہارا فلاں اونٹ (جو) ہے' شوہر نے کہا کہ وہ تو میں راہ للہ میں وقف کرچکا ہوں' لہٰذا! مجبوراً" وہ بیچاری رہ گئی۔ جب حضور اقدس ﷺ حج سے فارغ ہوکر تشریف لائے تو شوہر نے یہ واقعہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں عرض کردیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "حج بھی تو اللہ ہی کا راستہ تھا" لہٰذا! اگر تم اس اونٹ پر حج کرادیتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا۔ پھر شوہر نے عرض کیا کہ میری اہلیہ نے سلام عرض کیا ہے اور یہ دریافت کیا ہے کہ آپؐ کے ساتھ حج نہ کرنے کی تلافی اب کیا ہوسکتی ہے؟ تو حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے بھی ان کو سلام کہہ دینا کہ رمضان المبارک میں عمرہ ادا کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے"۔ (ابوداؤد)

بالکل اسی قسم کا واقعہ حضرت ام سنان رضی اللہ عنہا کے ساتھ بھی پیش آیا اور اسی طرح ام معقل کے ساتھ' ام طلق نہ جاسکیں تو حضور ﷺ نے ہر ایک سے یہی ارشاد فرمایا کہ "ماہ رمضان المبارک کا عمرہ حج کے برابر ہے"۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ان کی روایات ذکر فرمائی ہیں اور فرمایا کہ عمرہ کا حج کے برابر ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس عمرے سے حج کا فرض پورا ہو جائے گا' بلکہ اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ حج فرض اس سے ادا نہیں ہوتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ عمرے کے ساتھ رمضان المبارک کی فضیلت مل جانے کی وجہ سے اس کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہو جاتا ہے۔ (فتح الباری' فضائل حج ص ۹۲۔۹۱)

عمرہ کفارہ ہے : عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال' قال رسول اللہ ﷺ العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ بینھما۔ (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوۃ)

"سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک عمرہ کرنے کے بعد دوسرے عمرے تک کے درمیان میں جس قدر لغزشیں ہوں گی' وہ معاف ہو جائیں گی"۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ایک عمرہ' دوسرے عمرے تک کفارہ ہے' درمیان کے گناہوں اور خطاؤں کا۔ (کنز العمال)

برکت عمرہ : عن ابن مسعود قال' قال رسول اللہ تابعوا بین الحج والعمرۃ فانھما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذھب والفضۃ (رواہ الترمذی والنسائی کذافی المشکوۃ)

"سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ متابعت کرو درمیان حج اور عمرہ کے وہ دونوں مفلسی اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں جیسا کہ آگ کی بھٹی لوہے اور سونے' چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔" (ترمذی' نسائی' مشکوۃ)

متابعت کرنے کا مطلب یہ ہے اگر پہلے حج کر لیا ہے تو بعد میں عمرہ کرے' اور پہلے عمرہ کر لیا ہے تو بعد میں حج کرے۔ ایک حدیث طیبہ میں آیا ہے کہ حج اور عمرہ کے درمیان متابعت عمر میں اضافہ کرتی ہے اور فقر و گناہوں کو ایسا زائل کرتی ہے جیسا کہ آگ کی بھٹی میل کو زائل کر دیتی ہے۔ (ترغیب)

ایک حدیث میں ہے **:اویموا الحج والعمرۃ للہ الخ**۔ (کنز)

"حج اور عمرہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہمیشہ کرتے رہو کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو ایسا زائل کرتے ہیں جیسا بھٹی لوہے کے زنگ کو۔" (کنز)

ایک حدیث میں ہے کہ ؛حج اور عمرہ کی کثرت فقر کو روک دیتی ہے۔ (کنز)

ایک دوسری جگہ آتا ہے :لگاتار حج کرنا اور لگاتار عمرہ کرنا فقر اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں جیسے آگ لوہے کے میل کو۔ (کنز)

ایک اور حدیث نبوی میں ہے کہ ؛حج اور عمرہ میں متابعت کرنا عمر (زندگی) کو بھی بڑھاتا ہے اور روزی کو بھی زیادہ کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سی روایات میں یہ مضمون ذکر کیا گیا ہے۔ غالباً" اسی وجہ سے حضرت امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ عمرہ کثرت سے کرنا مستحب ہے اور ابن حجر مکی (رحمتہ اللہ علیہ) نے اپنے استاذ محترم حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ کوئی مہینہ ایسا نہیں جانا چاہئے جس میں بشرط قدرت کم از کم ایک عمرہ نہ کرے' اور دو تین کرے تو بہت ہی بہتر ہے۔ (شرح مناسک)

عمرہ جہاد ہے : عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ قال الجھاد الکبیر والضعیف والمرأۃ الحج و العمرۃ۔ (رواہا النسائی باسناد حسن کذافی الترغیب)

" سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ بوڑھے اور ضعیف لوگوں اور عورتوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔"

ایک مرتبہ سیدہ حضرت اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں پر ایسا جہاد ہے جس میں قتال نہیں ہے اور وہ حج و عمرہ ہے۔ (ترغیب)

ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) میں بہت کم ہمت ہوں' دشمن کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا' (لہٰذا جہاد تو نہیں کر سکتا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ایسا جہاد بتاؤں جس میں لڑائی نہ ہو؟ انہوں نے عرض کیا ارشاد فرمائیں! تو حضور ﷺ نے فرمایا حج اور عمرہ۔ (فضائل حج ص ۹۳۔۹۴)

فرائض عمرہ : مندرجہ بالا فضیلتیں تو حاصل ہو سکتی ہیں مگر تب جبکہ ہم عمرہ کے فرائض و واجبات وغیرہ سے آشنا ہوں اور ان کو عمل کریں۔ لہٰذا ذیل میں مختصراً" عمرے کے فرائض لکھے جاتے ہیں:

عمرہ میں کل تین فرض ہیں ○ میقات سے احرام باندھنا' ○ طواف ○ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ یہ تینوں یا کوئی ایک بھی ان میں سے اگر ادا نہ کیا تو عمرہ ادا نہیں ہوگا۔ ان تینوں فرائض کی تکمیل' تکمیل عمرہ کے لئے انتہائی لازمی ہے۔

واجبات عمرہ : سر کے بال ترشوانا یا کٹوانا واجب ہے۔ باقی تمام شرائط اور احرام کے احکام حج کے مثل ہیں۔

طواف عمرہ : خانہ کعبہ کے گرد سات (چکر) لگانے کو طواف کہتے ہیں' اور طواف حجر اسود سے شروع کیا جاتا ہے واضح رہے کہ طواف کرنا عمرہ

میں فرض ہے اور اس میں رمل و اضطباع بھی ہے اور اس کے بعد سعی بھی۔

اجابت دعا کی جگہیں : یوں تو مکہ مکرمہ میں ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے تاہم بعض جگہیں خصوصیت سے اجابت دعاء میں اہم ترین مقام رکھتی ہیں' اس لئے ان کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے' یہ کل سولہ ہیں

○ مطاف : یعنی جہاں طواف کرتے ہیں
○ ملتزم کے پاس : یعنی وہ جگہ جو رکن حجر اسود اور باب کعبہ کے مابین ہے
○ میزاب رحمت کے نیچے
○ بیت اللہ کے اندر
○ حطیم میں
○ مقام ابراہیم کے پیچھے
○ زمزم کے کنوئیں کے قریب
○ صفاء پر
○ مروہ پر
○ سعی کی جگہ پر' خصوصاً" دونوں سبز ستونوں کے درمیان
○ منی میں' جمرات کے نزدیک
○ عرفات میں
○ مزدلفہ میں بالخصوص مشعر حرام میں
○ کعبہ کو دیکھنے کے وقت
○ حرم میں داخلہ کے وقت
○ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان

مکہ مکرمہ کے تاریخی مشاہد و مقابر : قابل زیارت مکانات میں حضرت سیدہ اماں خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکان ہے۔ مروہ کے دائیں ہاتھ اونچائی پر بازار ہے' اس بازار کی ایک گلی میں جہاں صرافوں کی دکانیں ہیں۔ وہاں پر یہ مکان واقع ہے۔

○ حضور اقدس ﷺ کی جائے پیدائش' یہ شعب ابی طالب' محلہ قشاشیہ' سوق اللیل والی گلی میں واقع ہے۔

○ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق (خلیفہ بلافصل) رضی اللہ عنہ کا مکان' یہ زقاق صواغین محلہ مسفلہ میں ہے۔

○ دار ارقم (رضی اللہ عنہ) صفا کی طرف بنے ہوئے دروازوں میں سے پہلے ہی دروازے کے سامنے یہ مکان تھا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سیدنا حضرت امام عمر (رضی اللہ عنہ) خلیفہ راشد برحق ایمان لائے۔

واضح رہے کہ ان تمام مکانات کی حیثیت تاریخی ہے شرعی نہیں' لہٰذا اگر موقعہ نہ ہو تو زیارت ضروری نہیں۔

جنت المعلی : یہ قبرستان' جنت المعلی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جنت البقیع کے بعد دنیا بھر کے قبرستانوں سے برتر ہے۔ لیکن اب یہ قبرستان دو حصوں میں بٹ گیا ہے' کیونکہ بیچ سے سڑک نکال دی گئی ہے۔ پرانے حصہ میں ام المومنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر کافی تعداد میں صحابہ کرام علیہم الرضوان و تابعین عظام اور اولیائے امت رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کی آخری آرام گاہیں ہیں۔

جب قبرستان میں جائیں تو اس طرح سلام کریں :

السلام علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون ونسال اللہ لنا ولکم العافیۃ (قبروں کی زیارت کا مقصد آخرت کو یاد دلانا ہے)

تاریخی مساجد :

مسجد الرایہ : فتح مکہ کے دن حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنا جھنڈا اس جگہ نصب فرمایا تھا۔ یہ مسجد جنت المعلی کے راستہ میں آتی ہے۔

مسجد غنم یا الاجابتہ : وادئ محصب کے پاس محلہ معابدہ میں واقع ہے۔

مسجد جن : جہاں جنوں نے حاضر ہو کر قرآن شریف سنا اور ایمان لائے۔

مسجد ذی طوی : تنعیم کے راستہ میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بحالت احرام یہاں قیام فرمایا تھا۔

مسجد تنعیم : مکہ معظمہ سے شمال کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ہے' جہاں سے عمرہ کا احرام بھی باندھتے ہیں۔ نیز اسے مسجد عائشہؓ بھی کہتے ہیں۔

مسجد خیف : منی کی بڑی مسجد ہے' کہتے ہیں کہ یہاں ستر انبیائے کرام مدفون ہیں۔

مسجد نمرہ : یہ عرفات کے کنارے پر ہے' نیز اسے مسجد ابراہیم بھی کہتے ہیں

مسجد مشعر حرام : مزدلفہ میں جبل قزح کے پاس ہے۔

مسجد ابو قبیس : یہ مسجد جبل ابو قبیس پر واقع ہے' نیز اسے مسجد بلال رضی اللہ عنہ بھی کہتے ہیں اور معجزہ شق القمر یہیں ظاہر ہوا تھا۔

مسجد عقبہ : منی کے قریب راستے سے بائیں جانب واقع ہے۔

مسجد جعرانہ : یہ مسجد طائف کے راستہ میں ہے' یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھا جاتا ہے۔

زیارت مدینہ :

جو خوش نصیب مکہ مکرمہ میں عمرہ کی دولت سے مالا مال ہو جائیں تو وہ چونکہ عموماً" مدینہ طیبہ کا سفر بھی اختیار کرتے ہیں' اس لئے مناسب ہے کہ ذیل میں سفر کے آداب اور روضہ اقدس کی حاضری' نیز وہاں کی اہم ترین چیزوں اور مقامات کی وضاحت بھی کر دی جائے :

آداب سفر مدینہ منورہ :

ا۔ مدینہ طیبہ کی طرف جاتے ہوئے دوران سفر

پورے راستے میں ذوق و شوق اور انتہائی عقیدت و محبت کے ساتھ درود شریف کثرت سے پڑھا جائے' بلکہ فرائض اور ضروریات سے جو بھی وقت بچے وہ سب اسی میں صرف کریں' واضح رہے کہ بارگاہ رسالت و نبوت (ﷺ) میں تقرب حاصل کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی بھی ذریعہ اور طریقہ نہیں ہے۔

تحفہ درود شریف :

۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چند فرشتوں کو اسی کام پر مقرر فرمایا ہے کہ جب کوئی زیارت کے لئے آنے والا درود شریف پڑھتا ہے' تو فرشتے نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں جاکر عرض کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں شخص حضور (ﷺ) کی زیارت کے لئے آتا ہے اور اپنے پہنچنے سے پہلے اس نے یہ تحفہ (درود شریف) حضور (ﷺ) کے لئے بھیجا ہے۔

ذرا خیال کیجئے کہ بھلا اس سے زیادہ نعمت اور کیا ہوگی کہ سرکار مدینہ' محبوب خدا' خاتم النبیین جناب محمد الرسول اللہ ﷺ کے سامنے تمہارا اور تمہارے والد کا نام لیا جائے اور تمہارا تحفہ پیش کیا جائے؟۔

۳۔ جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچیں اور وہاں کے درخت' عمارات اور مقامات نظر آنے لگیں تو درودو سلام اور بھی زیادہ ذوق و شوق نیز کثرت کے ساتھ پڑھیں اور نہایت فرحت و مسرت کو اپنے دل میں جگہ دیں اور اس امر کا تصور کریں کہ میں اب عنقریب جناب محمد الرسول اللہ محبوب کبریا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا ہوں' روضہ اقدس (ﷺ) پر حاضری کے بارے میں متعدد روایات میں ترغیب آئی ہے۔

روضہ اقدس کی زیارت :

زائر کو چاہئے کہ جب زیارت کے لئے چلے تو یہ نیت کرے کہ میں قبر اطہر اور مسجد نبوی (ﷺ) کی زیارت کے لئے سفر کرتا ہوں' اس میں دہرا ثواب ہے۔(درمختار)

روضہ اقدس کی حاضری : عن ابن عمر قال' قال رسول اللہ ﷺ من زار قبری وجبت له شفاعتی۔ (رواہ البزار والدار قطنی)

"سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ضرور ہوگی۔"

حضور اقدس ﷺ کی سفارش :

عن ابن عمر قال' قال رسول اللہ ﷺ من جائنی زائرا لا یهمه لازیادتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا۔ (قال العراقی رواہ الطبرانی)

"سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا کوئی اور نیت (یعنی کوئی دنیاوی غرض و غایت) نہ ہو تو مجھ پر حق ہوگیا کہ اس کی سفارش کروں۔"

حضور اقدس ﷺ کی زیارت :

عن ابن عمر قال' قال رسول اللہ ﷺ من زارنی بعد وفاتی فکانما زارنی فی حیاتی۔ (رواہ الطبرانی والدار قطنی والبیهقی)

"سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری وفات کے بعد میری (قبر) کی زیارت کی تو ایسا ہے گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔" (طبرانی' دار قطنی' بیہقی)

مقبول حج : عن ابن عباس من حج الی مکة ثم قصد فی مسجد کتب له حجتان۔ (اخرجه المیمی کذا فی الاتحاف)

"سیدنا حضرت امام عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ جو شخص مکہ کے لئے جائے پھر میرا قصد کرکے میری مسجد میں آئے اس کے لئے دو حج مقبول لکھے جاتے ہیں۔"

مدینہ منورہ کی تاریخی مساجد : مسجد نبوی علی صاحبہ الف الف صلوۃ و تحیة کے علاوہ بھی مدینہ طیبہ میں کئی مساجد ایسی ہیں' جن میں سید المرسلین ﷺ یا آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نماز پڑھی' ان کی زیارت بھی باعث سعادت ہے۔ یہاں چند ایک مساجد کا مختصر تذکرہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے' ان مساجد میں صرف "مسجد قباء" کی زیارت مسنون ہے' باقی مساجد کی حیثیت شرعی نہیں بلکہ تاریخی ہے۔

۱۔ **مسجد قباء :** مدینہ منورہ کے جنوب مغرب میں مسجد نبویؐ سے تقریباً" تین میل پر واقع ہے۔ باب السلام سے ادھر جانے کے لئے ٹرانسپورٹ (بسیں وغیرہ) مل جاتی ہیں' مسلمانوں کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے۔ نبی اقدس ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے جب تشریف لائے تو قبیلہ بنو عوف کے پاس فروکش ہوئے اور آپ ﷺ نے مع صحابہ کرامؓ کے خود اپنے دست مبارک سے اس کی بنیاد رکھی' مسجد حرام' مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد مسجد قباء دنیا بھر کی تمام مساجد سے افضل ہے۔

آنحضرت ﷺ اکثر مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے وضو کرکے مسجد قباء آیا اور اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کے لئے ایک عمرہ کا ثواب ہے' جب موقع ملے اس کی زیارت کو بھی غنیمت سمجھیں۔

باقی آئندہ

بقیہ : نگراں حکومت کی ایک اور حماقت

میں بات کی۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے بات کی تمام کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسران کی فہرست دی۔ ہزاروں ٹیلی گرام کے ذریعے ان کو اطلاع ملی لیکن ان کی طرف سے وعدوں کے باوجود کچھ نہیں کیا گیا۔ اب ان کی اس کیفیت سے فائدہ اٹھا کر قادیانی ججوں کا تقرر کر دیا گیا اس پر ہم اس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ۔

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

محترم صدر صاحب! قادیانی ملک و ملت کے دشمن ہیں' قادیانی ہم سب کے دشمن ہیں' قادیانیوں کے نزدیک آپ کافر' آپ کے باپ کافر آپ کی پوری نسل کافر اور نعوذ باللہ نعوذ باللہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کافر' وہ کسی طور پر آپ کے دوست نہیں ہوسکتے ملک کے وفادار نہیں ہوسکتے آپ کا خاندان ختم نبوت کا وفادار رہا ہے۔ آپ کے دور حکومت میں تو قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کا سلسلہ ہونا چاہئے نہ کہ تقرری کا۔ پھر عدالت کا معاملہ تو زیادہ حساس اور نازک ہے۔ اگر کوئی ایک مقدمہ میں بھی قادیانی جج نے غلط انداز اختیار کر کے غلط فیصلہ دے دیا تو عدالتی تاریخ میں ایک نظیر بن جائے گی اس لئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ ہے کہ فوری طور پر ججوں کو سبکدوش کر دیا جائے۔ تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کر دیا جائے۔ اور قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے صاحبزادے کا سانحہ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے فرزند گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ صاحبزادے دل کے عارضہ میں مبتلا تھے' صحت کی بہت تدبیریں اختیار کی گئیں لیکن قضائے الٰہی کے سامنے سب بے بس ہوگئے اور صاحبزادے راہ آخرت کی طرف کوچ کر گئے' اور آخرت میں مولانا اسماعیل شجاع آبادی کے لئے ایک ذخیرہ بن گئے۔ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک ایک کارکن مولانا اسماعیل شجاع آبادی کے غم میں برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ موصوف تو نو عمری کی وجہ سے معصوم چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر و حوصلہ عطا فرمائے۔

تبصرہ کتب

توہین رسالت کی سزا ختم کرنے کا بے نظیر سرکاری منصوبہ ناپاک سازش

مرتب : سیف اللہ علیم خان

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف تحفظ ختم نبوت لاہور کینٹ

صفحات : ۴۴۵ قیمت : ۲۵۰ روپے

"توہین رسالت قانون" ۳۰/ اپریل ۱۹۹۱ء میں شرعی عدالت کے ایک فیصلے کی روشنی میں ان الفاظ میں نافذ العمل ہوگیا۔ جو شخص بذریعہ الفاظ زبانی' تحریری یا اعلانیہ اشارتاً" کنایتاً" بہتان تراشی کرے یا رسول کریم حضرت محمد ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرے اسے سزائے موت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔ جبکہ اس سے پہلے اس میں عمر قید کا بھی اضافہ تھا جو شرعی عدالت کے فیصلے سے ختم ہوگیا۔ یہ صورت حال امریکہ اور مغربی ممالک کے لئے قیامت سے زیادہ تشویش ناک تھی۔ زیر تبصرہ کتاب میں اس تحریک توہین رسالت ﷺ کی پوری تفصیلات موجود ہیں۔ اخباری تراشوں' اداریوں' مضامین پر مشتمل یہ کتاب اپنے موضوع پر بہترین کتاب ہے اور تاریخ کا ایک پورا حصہ اس میں جمع کر دیا گیا۔ مسلمانوں کے لئے اس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

بقیہ : مرزا کی اخوات

آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت قادیانیت و مرزائیت کے فریب سے سب کو محفوظ رکھے رسول آخرین ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ سے سچی محبت اور ان کی عظمت و رفعت کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تیار جوشاندہ

ہمدرد کی جوشینا

نئے میٹلائزڈ ساشے میں نباتاتی اجزاء اور روغنیات کے شفا بخش قدرتی خواص مکمل طور پر محفوظ

زیادہ پُرتاثیر، زیادہ پُرافادیت

نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش کے علاج کے لیے قدرت کے شفاخانے میں جوشاندے کے نباتاتی اجزاء کی افادیت صدیوں سے مسلّم ہے۔ تحقیق و تجربات کی روشنی میں جدید طریقے سے حاصل کردہ جوشاندے کا خلاصہ "جوشینا" نہ صرف نزلہ، زکام، کھانسی، گلے کی خراش اور ان کے باعث ہونے والے بخار کا تدارک کرتی ہے بلکہ ان تکالیف کے خلاف قوتِ مدافعت میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

گھر ہو یا دفتر نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش سے نجات کے لیے ہمدرد کی جوشینا کا ایک ساشے گرم پانی کے ایک کپ میں حل کیجیے، جوشاندے کی ایک مؤثر خوراک تیار ہے۔ نہ جوشاندہ اُبالنے کی زحمت، نہ چھاننے کا تردد۔

نزلہ زکام — جوشینا سے آرام

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ: تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

Adarts-HMD/J-1/95

تحفہ قادیانیت جلد (دوم) شائع ہوگئی

از : حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

✪ الحمدللہ تحفہ قادیانیت کی جلد دوم شائع ہوگئی ہے۔ ✪ چار سو صفحات۔ ✪ رنگین ٹائٹل۔

✪ خوبصورت اور مضبوط جلد۔ ✪ عمدہ طباعت۔ ✪ کمپیوٹر رائزڈ کتابت۔ ✪ کاغذ اعلیٰ۔

✪ اس میں مندرجہ ذیل عنوانات پر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے رسائل اور مقالہ جات شامل ہیں

- دارالعلوم دیوبند اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت
- مسئلہ ختم نبوت اور حضرت نانوتوی"
- فتنہ قادیانیت اور پیام اقبال"
- ربوہ سے تل ابیب تک حصہ اول
- ربوہ سے تل ابیب تک حصہ دوم
- قادیانی جماعت کے امام مرزا طاہر احمد کے چیلنج کا جواب
- مرزا قادیانی کے وجوہ ارتداد
- مجازی نبوت کا تار عنکبوت
- معرکہ لاہور و قادیان

☐ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہر مقامی دفتر سے دستیاب ہے۔ وی۔ پی ہرگز نہ بھیجی جائے گی منی آرڈر آنے پر کتاب بذریعہ ڈاک ارسال ہوگی۔ جماعتی رفقاء کے لئے رعایتی قیمت صرف ر ۱۰۰ روپے۔

ملنے کا پتہ : مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان (فون : ۵۱۴۱۲۲)

REGD. NO. SS- 160

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استحصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی

اپیل

الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے اب تک اپنے تبلیغی مقاصد کے لئے سرگرم عمل ہے

- ❑ اندرون و بیرون ملک عالمی مجلس کے رہنماؤں و مبلغین کی تبلیغی کاوشوں سے بے شمار قادیانی افراد مشرف بااسلام ہوئے ہیں۔
- ❑ عالمی مجلس ہر سال پوری دنیا میں لاکھوں روپے کے مصارف سے مختلف زبانوں میں لٹریچر مفت تقسیم کر رہی ہے۔
- ❑ اس وقت تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے کئی مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں جن کی عالمی مجلس پیروی کر رہی ہے۔
- ❑ عالمی مجلس کے زیر اہتمام اندرون ملک درجن سے زائد تحفیظ القرآن کے مدارس قائم ہیں، جن میں ہزاروں کے قریب مقامی و مسافر طالبا‌ء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔
- ❑ عالمی مجلس کے زیر اہتمام مساجد، مدارس اور دفاتر کا ایک مربوط نظام چل رہا ہے۔
- ❑ عالمی مجلس کے تبلیغی مقاصد کے لئے ایک ہفتہ وار رسالہ "ختم نبوت" چل رہا ہے ماہنامہ کے لئے کاوش جاری ہے۔
- ❑ عالمی مجلس کے پچاس سے زائد مبلغین حضرات شب و روز اندرون و بیرون ملک تبلیغ اسلام اور تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔
- ❑ عالمی مجلس کے زیر اہتمام مرکزی دار المبلغین سے ہر سال سینکڑوں علماء و جدید تعلیم یافتہ حضرات فیض یاب ہوتے ہیں۔
- ❑ عالمی مجلس کے مرکزی دفتر میں عظیم الشان جامع مسجد، فقید المثال لائبریری، مدرسہ اور دار التصنیف مصروف عمل ہیں۔
- ❑ عالمی مجلس کو الحمدللہ اندرون و بیرون ملک ہر محاذ پر کامیابی و کامرانی نصیب ہوئی اور دشمن پسپا ہوا۔
- ❑ عالمی مجلس اپنے بزرگوں کی روایات کے مطابق ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے الگ رہ کر صرف تبلیغ و اقامت دین کے لئے سرگرم عمل ہے۔

- عالمی مجلس کو اپنے ان اہداف و مقاصد میں کامیابی کے لئے آپ کے تعاون کی اشد ضرورت ہے
- ہم شمع ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ زکوٰۃ، صدقات، فطرہ اور عطیات سے دل کھول کر عالمی مجلس کی امداد فرمائیں۔

نوٹ : رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ پر مصرف میں لایا جاسکے۔

(حضرت مولانا) خواجہ خان محمد	(حضرت مولانا) محمد یوسف لدھیانوی	(حضرت مولانا) عزیز الرحمان جالندھری
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت	مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ترسیل زر کا پتہ : دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان، فون : ۵۱۴۱۲۲

(نوٹ) مجلس کے مقامی دفاتر میں رقوم جمع کرا کر مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں، کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر، مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی، میں رقوم جمع کرا سکتے ہیں